



السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انجان محبت

از وردہ اصغر مکاوی

وہ یونیورسٹی سے جیسے ہی تھکی ہوئی گھر واپس آئی تو بنا کھانا کھائے سونے کیلئے اپنے کمرے میں آگئی ..
سامنے اپنے بیڈ کے تکیے پر پڑا الفافہ دیکھ کر اسکے چہرے کا رنگ اڑ گیا، وہ جھٹ سے اسکی طرف لپکی ...
"حبہ !!"

www.kitabnagri.com

اتنی پریشان کیوں ہو؟ میرے خط کی وجہ سے .. پر میں کیا کروں یہ لکھے بنا مجھ سے رہا نہیں جاتا، تم مجھے اچھی لگتی
ہو، تم اس بات کی فکر نہیں کرو کہ تمہارے گھر میں کسی کو اسکا پتا چلے گا، تم مجھے اچھی لگتی ہو اور آج تو پینک سوٹ
میں بہت ہی زیادہ پیاری لگ رہی تھی یہ کلر تم پر بہت اچھا لگتا ہے، ایسے ہی خوش رہا کرو جیسے آج خوش تھی "

تمہارا اپنا

یہ پڑھ کر اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ یہ کون ہو سکتا ہے.. لفافے پر کوئی نام یا ایڈریس نہیں لکھا تھا بس اسی کا نام تھا "حبہ"

وہ سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی کہ یہ کون ہو سکتا ہے جو لگاتار اسکو خط لکھ رہا ہے.. اسے ایسے خط پہلے بھی اپنے روم سے مل چکے تھے وہ کون تھا جو اسکے روم میں خط رکھ دیتا تھا اور کسی کو پتا تک نہ چلتا تھا

"میں سوچ رہی ہوں ہم تینوں مہندی پر ساڑھی بنالیں" علیہ بولی

سب کزنز اس وقت ہادیہ کے کمرے میں بیٹھے ہادیہ اور سعد کی شادی کی پلاننگ کر رہے تھے

"ہاں سہی ہے اور بات میں مجھے فراک بنوانی ہے" کنزہ نے بھی اپنی رائے دی

"تم بھی کچھ بولو کہ تم کیا پہنو گی علیہ نے حبہ کو بازو سے پکڑ کر پوچھا، وہ ایک دم ہڑبڑا گئی "ہاں کیا کہہ رہی تم" وہ جو کسی خیال میں گم تھی

سعد بھائی اور ہادیہ کی شادی کیلئے کپڑے سلیکٹ کر رہے ہم، اور تم کہاں کھوئی ہوئی ہو" کنزہ نے اسے گھورا

"یار جو تم لوگ بنواؤ گے ماما کو بتا دینا میرے لئے بھی ویسا ہی بنوادیں گی" حبہ نے ہمیشہ کی طرح لا پرواہی دکھائی

"اچھا.. اور یہ لڑکے کیا پہن رہے ہیں" علیہ نے لڑکوں کی طرف رخ کیا

"ہمارا کیا ہے ہم شاپنگ مال جائیں گے اور جو اچھا لگالے آئیں گے، تم لڑکیوں کی طرح نخرے ساتویں آسمان پر

تھوڑی ہیں، کیوں زاہد بھائی" حمزہ نے اپنے ساتھ زاہد بھائی کو گھسیٹا

"تو تمہارا کہنے کا کیا مطلب کہ ہم لوگ زیادہ وقت دیتے ہیں شاپنگ کو؟ کنزہ کو اسکی بات گولی کی طرح لگی تھی

"تو اور کیا.. ایک سوٹ لینا ہوتا ہے اور دس دکانیں چھان مارتی ہو" جواب زاہد کی طرف سے آیا تھا

"اوہ تو آپ لوگوں کی شاپنگ کون سا ایک منٹ میں ہو جاتی ہے" علیسنہ نے جھٹ سے جوابی کاروائی کی

"جی بلکل.. کچھ ایسا ہے کہ ہم جو بھی پہن لیں ہم پہ جچتا ہے تم باندریوں کی طرح سوچنا نہیں پڑتا کہ کیا پہنیں اور کیا نہیں.. کیا سوٹ کرے گا اور کیا نہیں.. "کب سے خاموش بیٹھے احمد نے بھی اس ہلکی پھلکی بحث میں حصہ لیا

اور انہیں اندازہ ہی نہ ہوا کب انکی آوازیں اونچی ہو گئیں اور کمرے سے باہر جانے لگیں

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم لوگوں میں تمیز نہیں ہے کیا؟ آہستہ بولنا نہیں سیکھا کیا.. ذوالکفل نے دروازہ کھولتے ہی زوردار آواز میں کہا، اسکو دیکھتے ہی سب کی بولتی بند ہو گئی اور سب کے سانس گلے میں اٹکنے لگے سوائے حبہ کے، وہ سب سے بے پرواہ اپنی ہی سوچوں میں گم بیٹھی تھی

"اف آج بچت ہو گئی ورنہ بھائی نے تو مار ہی دینا تھا جتنا ہم شور مچا رہے تھے" احمد نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، اس پہ سب کا قہقہہ بلند ہوا.. ذوالکفل ان سب سے بڑا تھا اور وہ ایک ہفتہ پہلے امریکہ سے اپنی تعلیم مکمل کر کے لوٹا تھا سب کنزہ اس سے ڈرتے تھے اسکی سخت مزاحی کی وجہ سے ..

سعد اور ہادیہ شادی کی تیاریاں عروج پر تھی روز بازار کے چکر لگ رہے تھے، آج بھی ینگ پارٹی نے شاپنگ کا پلان بنایا اور وہ حبہ کو بھی زبردستی ساتھ گھسیٹ لائے تھے.. حبہ، کنزہ اور علیسنہ کو بازار لانے لے جانے کی ذمہ

داری احمد کی تھی سارا دن کئی دکانوں کے چکر لگا کے بالآخر کچھ شاپنگ ہو ہی گئی.. حبہ کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تو وہ علیینہ اور کنزہ کو بولتی کہ جو تم دونوں کو اچھا لگے میرے لیے وہ لے لو.. وہ دونوں اسکے اس ڈائیلاگ سے بیزار تھیں..

گھر پہنچ کر سب کو اپنی شاپنگ دکھائی اور کھانا کھا کے اپنے اپنے کمرے کا رخ کیا کہ تھکاوٹ سے تینوں کا برا حال تھا..

* * * *

حبہ نے کمرے میں آتے ہی دوپٹہ ایک طرف بیڈ پر اچھالا اور واش روم میں گھس گئی وہاں آئینے پر چپکا لفافہ دیکھ کر بری طرح سے چونکی اسنے جھٹ سے وہ اتارا اور الٹ پلٹ کر دیکھا اس دفعہ بھی اس پہ بھیجنے والے کا نام پتہ نہ تھا.. اس لفافے میں بالکل ویسا ہی کاغذ تھا جیسے وہ پہلے دیکھ چکی تھی، اس نے گہری سانس بھر کے پڑھنا شروع کیا

"حبہ جانتی ہو جب صبح سویرے تم بالکونی میں ٹھنڈی ہوا کے مزے لیتی ہو اس وقت آسمان سے اتری پری لگتی ہو، دل کرتا ہے تمہیں دیکھتا رہوں اور جب ہوا سے تمہارے بال اڑاؤ کے تمہارے منہ پر آتے ہیں تو دل کرتا ہے پاس آ کے وہ میں خود تمہارے چہرے سے ہٹاؤں، پر میں مجبور ہوں ایسا نہیں کر سکتا تمہارے بنا دل بے چین رہتا ہے دل چاہتا ہے ہمیشہ تمہیں دیکھتا رہوں ما وہاں یاد آیا آج شاپنگ کر کے آئی ہو، سب چیزیں بہت اچھی ہیں پر جو گولڈن ڈریس ہے اس میں تم پری لگو گی اس کے ساتھ اپنے بال کھلے رکھنا..

ہمیشہ خوش رہو ...

تمہارا اپنا

حبہ نے غصے سے وہ خط بھی الماری میں رکھ دیا وہ جو سکون سے سونے کا سوچ رہی تھی اسکی نیندیں اڑ گئیں اب پوری رات اس سوچ میں گزرنی تھی کہ وہ کون ہے کیوں اسے خط لکھتا ہے

آصف اور واصف دو بھائی تھے انکی ایک بہن زہرہ تھی.. زہرہ کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تو وہ بچوں کو لے کر بھائیوں کے پاس آگئی بھائیوں نے بھی کھلے دل سے بہن کا استقبال کیا

آصف صاحب کے چار بچے تھے، ذوالکفل، سعد، علینہ اور احمد.. ذوالکفل بچپن سے ہی سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا وہ اپنے کنز سے زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا کیونکہ اسے یہ سب پسند نہیں تھا ہمیشہ لئے دیئے انداز میں رہتا تھا، سعد ملی جلی طبیعت کا تھا لیکن دل کا اچھا تھا.. سعد کا دوسرا نمبر تھا لیکن ذوالکفل کا ابھی شادی کا ارادہ نہیں تھا تو آصف صاحب نے اسکی شادی کا ارادہ کر لیا

اس کے برعکس علینہ اور زاہد بچپن سے ہی بہت شرارتی تھے سب کنز کے ساتھ مل کے خوب ہلاک کرتے ابھی تک سب کے ساتھ ان کی شرارتیں عروج پر ہو تیں .

واصف صاحب کے تین بچے تھے ہادیہ، حبہ اور زاہد، تینوں بہن بھائی سادہ طبیعت کے تھے جو ہنس کے بلاتا اس کے ساتھ ہنس دیتے اور منہ بنانے والوں سے دور رہتے، علینہ اور زاہد اپنی شرارتوں میں انہیں بھی شامل کر لیتے تو وہ انکا اچھے سے ساتھ دیتے ..

ہادیہ اور سعد کی شادی دونوں کی باہمی رضامندی سے ہو رہی تھی

زہرہ کے دو بچے تھے کنزہ اور حمزہ، کنزہ بہت سگھڑ تھی اسے جب بھی کوئی ڈھونڈتا تو وہ کچن میں ملتی ممانیوں کا ہاتھ بٹاتی ہوئی.. اسکی منگنی بچپن میں ہی احمد سے ہو گئی تھی.. حمزہ ایک پڑھا کو قسم کا بچہ تھا ہر وقت کتابوں میں پایا جاتا تھا.. وہ سب ایک ہی گھر میں مل جل کے رہ رہے تھے

'چلو بھی، ابھی پارلر بھی جانا ہے اور تم لوگ ابھی تک بیٹھی ہو' علیہ نے کمرے میں آتے ہی کنزہ اور حبہ کو گھورا

'ہاں تم لوگ تیار ہو جاؤ' حبہ نے لا پرواہی سے کہا

"جاؤ سے کیا مراد ہے تمہاری؟ تم بھی چل رہی ہو اور زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے" کنزہ نے بھی اب کی بار اسے گھورا

"یار میں کیا کروں گی پارلر جا کے، مجھ سے نہیں ہوتا یہ میک اپ وغیرہ" حبہ نے منہ بنایا

"ہم تمہاری ایک نہیں سننے والے، اٹھو چنچ کر کے آؤ جاؤ" علیہ نے اسے بازو سے پکڑ کر صوفے سے اتارا

"اچھا آتی ہوں پر میک اپ نہیں کرواؤں گی" انگلی اٹھا کے کہتی کھڑی ہو گئی

"وہ بعد کی بات ہے پہلے چلو تو سہی.. لیکن ہم لوگ جائیں گے کس کے ساتھ" کنزہ نے یک دم پریشانی سے کہا

"ماما نے کہا ہے کہ ذوالکفل بھائی ہمیں لے جائیں گے اور واپس بھی لے آئیں گے" علیہ نے جواب دیا

"کیا؟؟؟؟؟؟" کنزہ اور حبہ یک دم سے چلانے والے انداز میں بولیں

"ہاں" علیہ نے کندھے اچکائے

"مجھے نہیں جانا تمہارے اس کھڑوس بھائی کے ساتھ" حبه کو غصہ آیا

"اوہ وہ کھا تھوڑی جائیں گے" علیہ سمجھانے والے انداز میں بولی کنزہ نے بھی علیہ کی ہاں میں ہاں ملائی.. "پر جب وہ آنکھیں دکھاتے ہیں تو ڈر کے مارے میرا پی پی لو ہو جاتا ہے.. میں نے نہیں جانا ان کے ساتھ احمد کو بلا لو" حبه نے پریشانی کے بعد حل بتایا

"احمد اور حمزہ بڑی ہیں اور سعد بھائی کو خود بھی تیار ہونا ہے ایسے میں ذوالکفل بھائی ہی بچتے ہیں، تم چلو تو کچھ نہیں کہتے وہ" علیہ نے تفصیل سے جواب دیا

مزید 15 منٹس کی بحث کے بعد بلاخر وہ جانے کیلئے مان گئی

"اچھا تم لوگ چلو میں عبایا پہن کے آتی ہوں" حبه نے کہا

"آج تو عبایا رہنے دو، لہنگے کے ساتھ کیسے عبایا سنبھالو گی نقاب کی وجہ سے میک اپ بھی خراب ہو گا" کنزہ نے ماتھے پر بل ڈالے

"تم لوگ اپنے فضول مشورے اپنے پاس رکھو، بھاڑ میں جائیں میک اپ اور لہنگا، میں نقاب نہیں چھوڑ سکتی" حبه نے غصے میں جواب دیا

"اچھا چلو جو کرنا ہے کر لو پر چلو تو سہی" علیہ نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے

پارلر سے تیار ہونے کے بعد وہ سیدھا ہال میں پہنچے جہاں مہندی کا فنکشن رکھا گیا تھا، خوب انجوائے کیا گیا مختلف گیمز کھیلنے کے ساتھ ساتھ سعد اور ہادیہ کو مہندی لگائی گئی .

حبہ، علینہ اور کنزہ نے سی گرین اور گولڈن ہلکے کام دار لہنگے پہن رکھے تھے ہلکی جیولری کے ساتھ ہلکا میک اپ.. حبہ کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ دونوں اسکا میک اپ کروا ہی لائی تھیں اور وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ساری رسمیں ہنسی خوشی ہو گئیں تو سب گھر کو چلے تھکے ہارے سب اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھے ..

حبہ کمرے میں آتے ہی عبایا اتار کے جیولری اتارنے کیلئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی، کان سے بالی اتارتے ہوئے اسکی نظر جیولری باکس پر پڑی اس میں وہ ہی لفافہ پڑا تھا

اب کی بار اسے شدید غصہ آیا ایک بار اسکا دل کیا کہ وہ اسکو پھاڑ کے پھینک دے لیکن ناچاہتے ہوئے بھی اس نے اٹھالیا۔ اس لفافے میں سے گلاب کی خوشبو آئی تھی جب اس نے خط نکالا تو گلاب کی تین چار پتیاں اسکے پاؤں پر گر گئیں اسے حیرت تو ہوئی پر وہ انور کر کے خط پڑھنے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حبہ کیلئے .."

اب تم نے بالکونی میں آنا بند کیوں کر دیا شاید تمہیں برا لگا لیکن میں پھر بھی اپنے خطوط کا سلسلہ بند نہیں کر سکتا کیونکہ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا بالکونی میں نا سہی اس کے علاوہ میں تمہیں کئی بار دیکھ لیتا ہوں، جی بھر کر نا سہی اک جھلک ہی سہی ..

نقاب میں تم بے حد پیاری لگتی ہو ہمیشہ ایسے ہی پردے میں رہ کے اپنی عزت کی حفاظت کرنا
باقی باتیں بعد میں، ابھی تم تھکی ہوئی ہو گی اور آرام کرنا چاہو گی..

تمہارا اپنا"

حبہ کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کرے تو کیا.. کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کہ لوگ کیا سوچیں گے، آخر وہ چاہتا کیا تھا
اس سے.. وہ بڑبڑاتے ہوئے جیولری اتارنے لگی

اچھا جو بھی ہے صرف خط ہی تو لکھتا ہے اس میں ایسی کون سی بات ہے اور خطوط میں ایسی کوئی بات بھی نہیں
جس سے لگے میں نے اس سے رابطہ کیا ہے اگر کبھی کسی کے ہاتھ لگا بھی تو کہہ دوں گی کہ مجھے نہیں پتہ کہ کون
ہے.. اس نے خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کہا اور جا کے سونے کیلئے لیٹ گئی

پر کوئی تھا جسکی نظریں اسے دیکھ رہی تھیں جس کے لب حبہ کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے پر وہ کون تھا یہ حبہ کو
معلوم نہ تھا

اگلا دن بارات کا تھا جو بہت اچھا گزرا۔ سب کزنز نے خوب ہلا گلا کیا اسکے بعد ہادیہ کو سعد کے کمرے بھیج دیا گیا اور سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تاکہ کچھ آرام کر سکیں۔

اگلے دن ولیمہ تھا سب ذوالکفل کے ساتھ پارلر چلی گئیں

"سنو جلدی تیار ہو جانا اور کال کر دینا بعد میں بڑی ہو تو تم لوگوں کو اکیلے جانا پڑے گا" وہ تینوں آگے پیچھے گاڑی سے اتریں تب ذوالکفل نے آواز دی، سب سے پیچھے حبہ تھی

"جی اچھا میں علینہ سے کہہ دوں گی" اسکی سمجھ میں نا آیا کہ کیا کہے۔ اسکا جواب سنتے ہی اسنے زن سے گاڑی آگے بڑھادی حبہ کار کا سانس بحال ہوا۔

وہ تینوں تیار ہو کے ہال میں پہنچیں

"ارے حبہ یہ کیا تم نے بھی علینہ لوگوں جیسا ڈریس لیا تھا نا پھر یہ" اسکے عبایا اتارتے ہی پھوپھو نے پوچھا

"جی پھوپھو وہ جل گیا تھا استری کرتے ہوئے تو میں دوسرا لے آئی تھی" حبہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"اچھا، یہ بھی پیارا لگ رہا ہے میری بچی پر،" وہ مطمئن ہو گئیں

پر زرا دور کھڑے اک شخص کو بے حد خوشی ہوئی تھی کہ اس نے وہ ڈریس نہیں پہنا تھا کیونکہ وہ چاہتا ہی یہ تھا کہ

حبہ وہ گولڈن ڈریس نا پہنے وہ جانتا تھا کہ اگر وہ سیدھے سے اسے کہتا تو وہ نہیں مانتی.... وہ مسکراہٹ دباتے

آگے چلا گیا، حبہ اس بات سے بے خبر کہ کوئی اسکو دیکھ رہا ہے

جانتی ہو میں یہی چاہتا تھا کہ تم وہ گولڈن سوٹ نہ پہنو.. اور اگر یہ بات میں تمہیں کہتا تو تم ہر گز بات نہ مانتی..
اب تم نے انجانے میں ہی سہی پر وہ ہی کیا جو میں چاہتا تھا..

آج تم گرے میکسی میں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی جیسے آسمان سے اتری کوئی پری.. یقین مانو نظر نہیں ہٹ
رہی تھی تم سے.. اپنا خیال رکھنا..

تمہارا اپنا!!...

ویسے کے فنکشن کے بعد وہ اپنے روم میں آئی تو آج اسے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پھولوں کے گلدستے کے ساتھ یہ خط
ملا.. اسکا سر گھوم گیا.. آخر کون کر رہا تھا یہ سب اور وہ اسے دیکھ کیسے لیتا ہے.. یہ خط اور پھول.. وہ جتنا سوچتی اتنا
ہی الجھ رہی تھی.. آخر یہ چاہتا کیا ہے.. سوچوں میں گم صوفے پر بیٹھ گئی....

شادی ختم ہوئی تو زندگی واپس اپنے معمول پر آگئی، سب اپنی زندگی میں مصروف ہو گئے ہادیہ اور سعد ہنی مون
کے لیے چلے گئے تھے ...

www.kitabnagri.com

باقی سب کنز نزلان میں بیٹھے موسم انجوائے کر رہے تھے کیونکہ موسم بہت اچھا تھا

ہادیہ اور سعد بھائی کی شادی کے بعد گھر میں کیسے سناٹا ہو گیا ہے نا "احمد بولا

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو ماموں ممانی سے کہتے ہیں کہ اب کسی اور کی شادی کر دیں "کنزہ نے بھی ہاں میں ہاں
ملانے کے ساتھ مشورہ دیا

"ہاں اب انہیں ذوالکفل بھائی کی شادی کرنی چاہیے" حمزہ بول دیا

"پر یہ تو سوچو ان سے شادی کرے گا کون؟ کبھی ہنستے تو دیکھا نہیں انہیں ہم نے" زاہد باقاعدہ سوچ میں پڑ گیا

"ارے ارے یہ اپنی حبیہ ہے نایہ بھی اسی کی طرح ہے ہم بابا سے بات کرتے ہیں اور ان دونوں کی شادی کروا دیتے ہیں" اب کی بار علیہ بولی تھی اور حبیہ کو آگ لگ تھی

"علیہ کی بچی تمیز سے بات کرو تمہارے بھائی سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں شادی ہی نہیں کروں"

"ارے اتنے برے تو نہیں ہیں میرے بھائی" علیہ نے براسا منہ بنایا

"ہاں اتنے برے نہیں ہیں، بس ان سے جو بھی شادی کرے گی اسکی زندگی وہیں ختم ہو جائے گی اور تو کچھ نہیں کہتے۔ نہ کبھی ہنستے ہیں نہ کبھی بولتے ہیں، جب دیکھو تو آنکھیں نکال میرا پی پی لو کرتے رہتے ہیں،" حبیہ اپنی دھن میں بولے گئی۔ "ہاں اب بولتی کیوں بند ہو گئی اب کیوں خاموش ہو گئے سب" حبیہ نے سب کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا، سب کے رنگ اڑے ہوئے تھے سب کی نظروں کے تعاقب میں جب اسنے دیکھا تو اسکا پی پی ایک بار پھر لوہونے لگا مطلب پیچھے ذوالکفل کھڑا تھا اور اسکے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ سب سن چکا ہے اب جب وہ کچھ نہ کہہ سکی تو اٹھ کے وہاں سے بھاگ آئی اور اپنے کمرے میں آ کے سانس لیا۔۔

"" تجھ کو یقین آئے نا آئے یہ اور بات

میں تجھ سے دور رہ کر بھی تیرے پاس ہوں۔

جون ايليا"

يونورسٹی سے واپس آ کے جب حبه نے کپڑے نکالنے کیلئے الماری کھولی تو اس میں یہ خط ملا تھا کافی دن سے یہ خطوط کا سلسلہ رکھا ہوا تھا آج وہ یہ دیکھ کر مسکرائی تھی

اچھا تو مجھے لگا تھا کہ یہ باز آچکا ہے پر نہیں.. اس نے سوچتے ہوئے جلدی سے لفافہ کھولا اس میں وہی سادہ کاغذ تھا جس سے کسی پرفیوم کی خوشبو آرہی تھی.. خط کھولنے پر یہ شعر پڑھتے مسکرا دی

"پتا نہیں کہاں پاس ہو مجھے تو نظر نہیں آتے، لگتا ہے کوئی جن بھوت ہے جسے میں تو نظر آتی ہوں پر وہ مجھے نظر نہیں آتا" اس نے دھیمی آواز میں کہا اور اس خط کو باقی خطوط کے ساتھ رکھ دیا اور کچھ سوچ کے مسکرانے لگی..

سعد اور ہادیہ ہنی مون ٹرپ سے آج ہی واپس آئے تھے اور سب کنز نزان سے چپکے بیٹھے تھے کیونکہ انہیں پارٹی چاہیے تھی

"ہمیں نہیں پتا سعد بھائی ہمیں آج ہی لے کر چلیں" علیہ نے کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"جی ہاں اور آج ہم صرف آئس کریم پر نہیں ماننے والے ہمیں اچھی والی پارٹی چاہیے" حبه نے جلدی سے کہا

"اچھا اچھا میں نے کب منع کیا ہے آج سب ڈنر باہر کرتے ہیں" سعد نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں میں کنزہ کو بلا کے آتی ہوں" علیہ یہ کہہ کر کچن میں جانے لگی کیونکہ باقی سب تو یہیں تھے پر وہ کچن میں کاموں میں لگی تھی "اور ہاں کفل بھائی کو بھی بلا لینا" سعد نے آواز لگائی حبه چونکی

"یار تم لوگ جاؤ میں نہیں جا رہی"

حبہ نے کہا تو ہادیہ نے بے ساختہ اسے دیکھا

"کیوں؟ تم نے کیوں نہیں جانا ابھی تو تم ہمارے سر ہوئی تھی کہ اچھی سی پارٹی چاہیے" ہادیہ نے حیرت سے کہا

مجھے نہیں جانا اگر آپ کے دیور جناب ذوالکفل صاحب بھی جائیں گے" حبہ نے بے دھڑک کہہ دیا

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم حبہ ایسا نہیں کہتے" ہادیہ نے اسے ذرا غصے سے کہا

"آپ ہر وقت تو انکے منہ پر بارہ بجے رہتے ہیں، مجھے خوف آتا ہے ان سے، جب سے آئے ہیں میں نے تو ہنستا بھی

نہیں دیکھا انکو،" حبہ نے اپنا پوائنٹ بتایا

"بھئی حبہ اب تم زیادتی کر رہی ہو وہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہتے، یہ غلط بات ہے، کسی کو بھی مسئلہ نہیں ہے صرف

تمہیں ہی ہے ان سے مسئلہ" احمد بولا

"مجھے نہیں پتا بس، آئی ایم سوری اگر تم لوگوں کو برا لگا تو، پر مجھے وہ پورے کھڑوس لگتے ہیں" حبہ اسکی شان میں

قصیدے پڑھتے جیسے ہی واپس مڑی اسکا سانس ایک منٹ کیلئے اٹکا تھا

"وہ.... میں... میں.. حبہ کی زبان میں تالے پڑ گئے کیونکہ سامنے کفل کھڑا تھا

"ارے بھائی آپ کہاں تھے میں آپکو آپ کے روم میں ڈھونڈ رہی تھی.. "علینہ نے کفل کو مخاطب کیا

"ہاں بھائی ہم ڈنر کیلئے جا رہے ہیں آپ بھی ریڈی رہیے گا" سعد بھی جلدی سے بولا دراصل وہ دونوں حبہ کو بچانا

چاہتے تھے

"ہممممم.. آجاؤں گا" کفل اک نظر حبه پر ڈالتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

"حبه اسلئے کہتی ہوں سوچ سمجھ کے بولا کرو انہوں نے سب سن لیا ہے" ہادیہ نے حبه کو گھورا تو حبه کا بھی سر جھک گیا اسے شرمندگی ہوئی اس دفعہ بھی کفل نے اسکی سب باتیں سن لیں تھیں..

"تم لوگ چلے جاؤ میں کہہ رہی ہوں مجھے نہیں جانا" حبه بضد تھی

"حبه کتنی بری بات ہے کفل بھائی سب کچھ سن چکنے کے باوجود بھی کچھ نہیں بولے اور تم ہو کہ انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا پھر بھی ایسے کر رہی ہو" کنزہ اسکے پاس بیٹھی اسے ڈانٹ پلا رہی تھی

"میرے سر میں ویسے بھی درد ہے مجھے نہیں جانا تم لوگ سمجھتے کیوں نہیں." حبه دھیمی دھیمی آواز میں چلائی

"حبه دیکھو اگر تم نہیں جاؤ گی تو میں ناراض ہو جاؤں گا، میری شادی کی ٹریٹ ہے اور میری سالی ہی نہیں جا رہی"

سعد نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا

"اچھا چلتی ہوں بھائی آپ ناراض نہ ہوں، لیکن میں آپ کے ساتھ جاؤں گی اس کھڑوس کی گاڑی میں نہیں جانا

میں نے" حبه نے کہا تو سعد نے بے اختیار قہقہہ لگایا

"ٹھیک ہے پیاری بہنا تم میرے ساتھ ہی آنا"

سب آگے پیچھے گھر سے نکل پڑے

"بہت مزیدار کھانا تھا بھائی مجھے تو مزہ آگیا" کھانے کے بعد ریسٹورنٹ سے نکلتے ہوئے علینہ نے کہا

"ہاں سعد بھائی اب ہم آئیں کریم کھائیں گے" حبیہ نے دو قدم آگے چلتے سعد کو آواز دی

"نہیں بہت دیر ہو گئی ہے اب گھر چلیں گے" ذوالکفل نے آہستہ آواز میں کہا

"لیکن مجھے آئیں کریم کھانی ہے" حبیہ نے دانت بھینچے

کسی اور وقت کھا لینا ابھی گھر چلو "کفل نے نرم لہجے میں کہا

"مجھے ابھی کھانی ہے تو ابھی کھانی ہے اور آپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے میں سعد بھائی سے بات کر رہی

ہوں" حبیہ غصے سے کہتی جا کے گاڑی میں بیٹھ گئی اور کفل مٹھیا بھینچے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

کس قدر بد تمیز لڑکی ہے... وہ منہ میں ہی بڑبڑایا..

"بھائی آپ ناراض نہ ہوں میں اسکی طرف سے معافی مانگتی ہوں" ہادیہ نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

ارے نہیں تم اسکی طرف سے کیوں معافی مانگ رہی ہو، کوئی بات نہیں چھوڑو.. کفل نے ہادیہ کے سر پر ہاتھ

www.kitabnagri.com

رکھ کر کہا..

وہ لوگ بنا آئیں کریم کھائے واپس آگئے تھے اور اب سب ہال روم میں بیٹھ گئے تھے کیونکہ کسی کا بھی سونے کا

کوئی ارادہ نہ تھا لیکن حبیہ منہ بنائے اپنے روم میں جانے لگی تھی

"حبیہ؟ بیٹھو کہاں جا رہی ہو" احمد نے اسے جاتے دیکھا تو بولا

"مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جارہی ہوں" وہ منہ بناتی کہہ گئی

"ڈرامے نہ کرو اور بیٹھ جاؤ" ہادیہ نے اسے بازو سے پکڑ کر بیٹھایا

"آپی میرا دل نہیں، چھوڑیں میں جارہی ہوں" یہ کہتے ہی وہ بازو چھڑوا کے بھاگی ..

کفل کو یہ دیکھ کے برا لگا وہ بھی سب سے معذرت کرتے اٹھ گیا .

اففف اس کھڑوس کی وجہ سے پانی بھی نہیں رکھ سکی آج میں .

پیاس کی وجہ سے آنکھ کھلی تو اسے پتا چلا کہ آج پانی رکھنا بھول گئی ہے وہ پانی لینے کیلئے کچن میں آگئی .. جبہ کو وہاں کسی کے موجود ہونے کا احساس ہوا

"کون ہے وہاں .." اس نے ارد گرد دیکھا پر کوئی بھی نظر نہ آیا اس نے جگ میں پانی ڈالا اور جیسے ہی واپس پلٹی اسکا رنگ اڑ گیا سامنے ٹیبل پر ویسا ہی لفافہ پڑا تھا اس نے لرزتے ہاتھوں سے لفافہ اٹھایا اور جلدی سے کمرے کی طرف بھاگی کمرے میں آنے کے بعد سب سے پہلے اسے پانی پیا کیونکہ وہ بہت ڈر گئی تھی اس کے بعد اس نے لفافہ کھول کر خط پڑھنا شروع کیا

"تم ایک اچھی لڑکی ہو پر پھر بھی آج تم نے ایک آئس کریم کیلئے سب کے ساتھ منہ بنالیا، تم جانتی ہو جب تم غصے سے گاڑی میں جا کے بیٹھ گئی تھی تو تمہاری آپی نے تمہارے کزن سے معافی مانگی تمہاری وجہ سے، کتنی نادان ہو تم... جہاں تک میں جانتا ہوں تم ایک اچھی لڑکی ہو، ایسا تو نہیں کرتی تھی اب ایسے کیوں ہو گئی ہو؟ تمہارا اپنا" ..

یہ آخر ہے کون جو ہر وقت میرے آس پاس رہتا ہے، اسے کیسے پتا تھا کہ میں پانی لینے جاؤں گی اور اس وقت وہ یہ خط مجھے دے گا.. کون ہو تم. مجھے کیوں الجھا رہے ہو.. کیا چاہتے ہو.. وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی.. اسکی سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا

Kitab Nagri

اففف آج تو بچ گیا ورنہ وہ دیکھ لیتی تو گھر سر پہ اٹھا لیتی. میں نے سوچا تھا کہ پانی پینے کے بعد لفافہ اس کے کمرے میں رکھ دوں گا لیکن وہ خود ہی وہاں آگئی.. پتا نہیں اس نے وہ لفافہ اٹھایا کہ نہیں، کسی اور کے ہاتھ نہ لگ جائے ابھیجا کر دیکھ آتا ہوں.. وہ آہستہ سے سوچتے ہوئے کچن میں آیا وہاں پر لفافہ نہیں تھا وہ اطمینان سے واپس مڑنے لگا تو اسکی نظر کسی چیز پر پڑی تھی اس نے دیکھا وہ حبہ کی بالی تھی.. مسکراتے ہوئے اس نے وہ بالی ہاتھ میں دبائی اور وہاں سے چلا گیا.

اب اپنے بیڈ پر لیٹا وہ گزرے دو ماہ یاد کر رہا تھا جب جب اس نے حبہ کو خط لکھا، اب تک اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ کون ہو سکتا ہے

حبہ میں تمہیں ہمیشہ ایسے ہی محبت کرتا رہوں گا تم میری نہیں بھی ہوئی تو بھی تمہیں اپنا بنالوں گا، ایک دن تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگو گی یہ میرا وعدہ ہے تم سے.. وہ خیالوں میں حبہ سے مخاطب تھا اب اس نے ایل۔ ای۔ ڈی آن کر لیا جہاں حبہ کی تصویروں کا سلائیڈ شو چلنے لگا تھا، حبہ کی ہر وہ تصویر جو خود حبہ کو بھی نہیں پتا تھا کہ بنائی گئی ہے..

آج اتوار تھا اور گھر میں کافی گہما گہمی تھی۔۔۔ وجہ آج سب گھر تھے۔۔۔ اور سب کزنز اس وقت ہال روم میں بیٹھے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

"کیا مسئلہ ہے؟ تم لوگوں نے اتنا شور کیوں مچا رکھا ہے؟؟" کفل ابھی نیند سے جاگا تھا اور شور سن کر اس طرف آیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں ں بھائی ہم سوچ رہے تھے کہ ہم کون سی گیمز کھیلیں اور شام کو کہاں جائیں" علینہ نے جواب دیا۔

"یہ تم لوگ اتنا شور مچا کے سوچتے ہو۔۔۔ حالانکہ ایک بندہ خاموش رہ کر سوچ سکتا ہے۔ اور شام کو کہاں اور کیوں جانا ہے؟" کفل وہیں سب کے ساتھ بیٹھ گیا

"ہم سب ہر سنڈے باہر گھومنے جاتے ہیں، آپ یہاں نہیں تھے تو آپکو نہیں یں پتہ۔" کنزہ نے جھٹ سے جواب دیا۔

"یہ لو بھی ئی گرما گرم پکوڑے وہ بھی شیف حبہ کے ہاتھ کے۔" حبہ نے کمرے میں آتے ہی آواز لگائی تھی۔
"تم لوگ کھاؤ میں آتی ہوں" جب اسکی نظر کفل پر پڑی تو سارا مزہ خراب ہو گیا۔۔۔
"رُکو حبہ!" کفل نے آواز دی تو وہ وہیں سہم گئی اور اپنی کچھ دن پہلے کی جانے والی کفل کی برائیاں یاد آئیں جو اس نے سن لی تھیں۔

"تم بیٹھو یہاں میں جا رہا ہوں مجھے ویسے بھی جلے ہوئے پکوڑے کھا کر اپنی صحت خراب نہیں کرنی۔" کفل دانت پیستا ہوا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور حبہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا جبکہ باقی سب کے قہقہے بلند ہو گئے۔
"کیا ہے ہے؟ بڑی ہنسی آرہی ہے تم لوگوں کو۔" حبہ نے غصے سے کشن اٹھا کے سعد کو مارا جس کی ہنسی سب سے زیادہ تھی۔

"یار بدلہ لے گئے ہیں بھائی اپنا۔" سعد نے ہنسی پہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا

"اور کروانگی برائیاں۔۔۔" احمد بولا،
www.kitabnagri.com

"مزہ آیا جلے ہوئے پکوڑے بنانے والی؟" کنزہ نے بھی حصہ لیا۔

"بولتے رہو سب مجھے کیا وہ تو ہیں ہی کھڑوس۔ ہر وقت تو چہرے پہ بارہ بجے ہوتے ہیں۔" حبہ نے بھی ڈھٹائی کی انتہاد کھائی

"ہاں ہاں ہم سب جانتے ہیں وہ کتنے کھڑوس ہیں بس تمہیں کچھ زیادہ ہی مسئلہ ہے اُن سے،" ہادیہ بولی۔

"کیا مطلب۔ کہنا کیا چاہتی کو" حبہ حیرت سے بولی

"بن ایسے رہی ہو جیسے تمہیں دادی کی بات بھول گئی ہے،" علینہ نے اسکی بازو پر چٹکی کاٹی۔

"پاگل ہو تم لوگ، ایسا سوچنا بھی مت۔" حبہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی اور پیچھے سب کی ہنسی کے فوارے چھوٹے۔

"کچھ بھی ہو میں الزام تمہیں ہی دوں گا
تم معصوم بہت ہو پر توبہ تمہاری آنکھیں۔۔۔
(انجان شاعر)

تمہاری آنکھیں اس قدر خوبصورت ہیں کہ جو بھی ان میں دیکھے تو ڈوب جائے۔۔۔ میں جب بھی تمہاری
آنکھوں میں دیکھتا ہوں تو ڈوب جاتا ہوں پھر نہ دنیا کی خبر رہتی ہے اور نہ کسی کا ڈر۔ یاد رہتی ہو تو بس تم۔
اپنا خیال رکھنا۔

تمہارا اپنا۔"

حبہ نے یونیورسٹی میں بیٹھے ہوئے اپنی کتاب کھولی تو اس میں سے ویسا ہی لفافہ نکلا۔

یا خدا یہ لڑکا مروائے گا مجھے۔ جب نے بڑبڑاتے ہوئے لفافہ کھولا تو اس میں اک تصویر کے ساتھ خط تھا۔ تصویر جب کی آنکھوں کی تھی۔ تصویر اتنی خوبصورتی سے بنائی گئی جیسے کسی نے فرصت سے بیٹھ کے بنائی ہو۔ جب نے تصویر دیکھ کر مسکراتے ہوئے خط کھولا تو اس میں یہ شعر لکھا تھا۔

پتہ نہیں کون ہو تم۔ میرے لیے یہ سب کرتے ہو۔ کاش میں تمہیں دیکھ پاتی۔ تمہیں بتا پاتی کہ مجھے یہ سب کتنا اچھا لگنے لگا ہے۔ ناجانے کیوں پر اب مجھے تمہارے خط کا انتظار رہنے لگا ہے۔" جب نے سوچتے ہوئے لفافہ واپس بند کر کے رکھنے لگی پر کسی چیز پر نظر پڑی تو وہ حیرت میں مبتلا ہو گئی۔ ارے یہ کیا؟ جب نے حیرت سے وہ گھڑی اٹھائی۔

جب یونی جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ پیچھے سے اسکی امی زلیخہ بیگم نے آواز دی تو وہ واپس پلٹ دی۔ "اف شکر ہے چلی گئی اب میں یہ اسکے بیگ میں رکھ آتا ہوں" وہ سوچتا ہوا جب کی گاڑی کے قریب آیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ وہ خط کہاں رکھے۔ "اہاں اس میں رکھ دیتا ہوں"۔ اسکے بیگ پر نظر پڑی تو اس نے بیگ کھول کے اسکی کتاب میں خط رکھ کے بیگ بند کر دیا اور جلدی سے واپس آ گیا۔ جب اسکی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی تو اس کے ہوش اڑ گئے۔

"میری گھڑی۔۔ اف میری گھڑی کہاں گئی"۔ اس نے پیشانی پہ ہاتھ مارا

"لگتا ہے اسی کے بیگ میں رہ گئی۔"

اُف خُدا اب کیا کروں۔" وہ پریشانی کے عالم میں ٹھلنے لگا کیونکہ اب وہ واپس گھڑی لینے نہیں جاسکتا تھا کہ جبہ واپس آچکی تھی۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"یہ گھڑی کس کی ہو سکتی ہے"۔ وہ یونیورسٹی سے واپس آئی تو کھانا کھا کے سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور اب وہ گھڑی ہاتھ میں لیے گہری سوچوں میں گم تھی۔

"وہ جان بوجھ کر تو پھینک نہیں گیا ہو گا۔ کیونکہ وہ مجھے اپنی کوئی نشانی نہیں دے گا۔ پر کیا یہ غلطی سے میرے بیگ میں اس خط کے ساتھ۔۔۔۔۔ پروہ ایسی لا پرواہی نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ تو پھر یہ گھڑی۔۔۔۔۔"

میں نے گھر میں تو کبھی کسی لڑکے کو ایسی گھڑی پہنے نہیں دیکھا۔ مطلب یہ گھڑی کسی باہر والے کی ہے۔۔

میرا یہ شک غلط ہے کہ یہ کسی کزن کی شرارت ہے۔ مطلب وہ کوئی ایسا لڑکا ہے جسے میں نہیں جانتی۔ یا تو وہ مجھے یہ دکھا کہ گمراہ کر رہا ہے کہ میرا شک اسکی طرف جائے ہی نا۔

اُف خُدا یا میں جتنا سوچتی ہوں اتنا اُلجھ رہی ہوں۔ میں کسے بتاؤں؟ جسے بتاؤں گی مجھے ہی غلط سمجھے گا اور بڑوں تک بات چلی گئی تو ساری عزت کا راستہ بن جائے گا۔" اب حبیہ رو دینے کو تھی۔ وہ اُلجھتی جا رہی تھی اُس شخص میں اُسکی پہیلیوں میں۔ وہ ہر طرف سے سوچ چکی تھی پر ایک بھی بات ایسی نہیں ملی تھی جس سے اسے پتہ چلے کہ وہ کون ہے۔ آخر کار تنگ آکر اُس نے گھڑی الماری میں رکھ دی اور کمرے سے نکل گئی۔

www.kitabnagri.com

"جی امی آپ نے بلایا۔" ذوا کفل نے ماں کے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

"ہاں جی بلایا ہے بیٹا، بیٹھو کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" نساء بیگم نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"جی امی بیٹھ جاتا ہوں آپ بتائیں خیریت تو ہے؟" کفل کو حیرت ہوئی۔

"ہاں ہاں بیٹا خیریت ہی ہے۔" اب کی بار آصف صاحب نے جواب دیا۔

"بیٹا اصل میں تمہاری دادی نے تمہارا اور حبہ کا رشتہ بہت پہلے ہی طے کر دیا تھا۔ اور اپنے آخری وقت میں بھی وہ یہی کہتی رہی تھیں۔ یہ انکی آخری خواہش تھی۔ اب تم ہمیں اپنا فیصلہ بتاؤ اگر تم کہیں اور انٹر سٹڈ ہو تو ہم واصف اور زلیخہ سے معذرت کر لیتے ہیں۔" نسائیگم نے پوری بات تفصیل سے بتائی۔

"پر امی حبہ۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔

"تم اپنا جواب دو حبہ سے ہم بات کر لیں گے۔" آصف صاحب نے دو ٹوک بات کی۔

"جی بابا جیسے آپکو بہتر لگے آپ کر لیں میں کسی اور میں انٹر سٹڈ نہیں ہوں۔" کفل نے سر جھکا لیا۔

"بیٹا اگر تم کچھ وقت لینا چاہو تو سوچ لو۔" نسائیگم نے پیار سے کہا۔

"نہیں امی، ابو اور دادو نے جو فیصلہ لیا ہے میرے لیے بہتر ہو گا بس آپ حبہ کی مرضی پوچھ لیجیئے گا اور اگر وہ

ہاں کر دے تو اسکی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد شادی کا سوچیئے گا اس طرح اسکی پڑھائی متاثر ہو سکتی

ہے۔ پر اگر وہ منع کر دے تو زیادہ دباؤ نہ ڈالا جائے۔" کفل نے پوری بات واضح کر دی

"نہیں بیٹا ہم کیوں دباؤ ڈالیں گے بیٹی ہے وہ ہماری۔" آصف صاحب بولے۔

"اب میں چلوں؟؟؟" کفل نے اجازت چاہی اور اجازت ملتے ہی وہ وہاں رُکا نہیں۔

کیا مصیبت ہے کتنے دن ہو گئے نہ کوئی خط نہ کوئی اتا پتہ۔ میں کہاں ڈھونڈوں اس لڑکے کو۔ لگتا ہے ٹائی مپاس کر رہا تھا اب وہ کہیں اور بڑی ہو گیا ہو گا اور میں فضول میں فکر لے کے بیٹھی ہوں اسکی۔ جب اپنے کمرے میں بیٹھی خود سے باتیں کر رہی تھی کتنے دن سے اس انجان کا کوئی خط نہیں آیا تھا۔ اب اسے انتظار رہنے لگا تھا اسکے خط کا وہ بے چین تھی۔

ارے یہ کون بد تمیز ہے! وہ سوچوں میں گم تھی کہ اچانک اسکے کمرے کی کھڑکی سے ایک پتھر آیا۔ کوئی بھی تو نہیں ہے اس نے کھڑکی سے جھانکا۔

"ارے یہ کیا! وہ واپس مڑی تو وہی پتھر پڑا تھا جس پر ویسا ہی لفافہ لپٹا تھا۔ جب نے خوشی کے مارے جھٹ سے وہ لفافہ اٹھایا اور اسے کھول کر جلدی سے پڑھنا شروع ہو گئی۔

"ناراض ہونا مجھ سے کافی دن سے خط نہیں لکھا۔ اصل میں میں بڑی بالکل بھی نہیں تھا میں تو بس یہ دیکھنا چاہ رہا تھا کہ کیا تمہیں بھی میرے خط کا انتظار ہوتا ہے۔ اور دیکھو تم کتنی بے چین ہو۔ بس اسی لیے تم پر ترس آ گیا اور خط لکھ دیا۔ دن بدن تم سے محبت بڑھتی جا رہی ہے کیا تمہیں بھی مجھ سے محبت ہوئی ہے؟ یا نہیں۔ کیا تم اب بھی میرے خطوط سے پریشان ہو جاتی ہو؟ پریشان مت ہو کرو۔

اپنا خیال رکھا کرو۔

تمہارا اپنا۔"

پگلا! "حبہ نے خط پڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"محبت کا تو پتہ نہیں پر تم اچھے ضرور لگنے لگے ہو اور تمہارے خط کا بھی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ کاش میں تمہیں بتا سکتی"۔ حبہ بولتے ہوئے مسکرا دی۔۔۔۔۔ تو دُور کھڑا کوئی شخص بھی مسکرایا

.....

کافی دنوں سے وہ کوئی خط نہیں لکھ رہا تھا کیونکہ وہ حبہ کی کیفیت دیکھنا چاہتا تھا۔ اور آج جب اُس پہ نظر پڑی تو وہ سمجھ گیا کہ وہ اس کے خط کے لیے بے چین ہے۔ پھر اس نے خط لکھا تو پھر اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ حبہ تک کیسے پہنچائے۔

یار کیسے بھیجوں خط اسے۔ اس کے کسی کزن کو دے دوں۔۔۔ نہیں وہ حبہ کو غلط سمجھیں گے۔

Kitab Nagri

"آہاں آئی یڈیا!!

www.kitabnagri.com

سڑک پر چلتے چلتے وہ سوچ رہا تھا کہ خط کیسے پہنچائے۔۔۔۔۔

ایسے ہی چلتے ہوئے اس نے پتھر کو ٹھوکر ماری اور دماغ میں جھماکے سے ایک آئی یڈیا آیا۔

اور اگلے چند لمحوں میں وہ حبہ کی کھڑکی کے سامنے کھڑا خط کو اچھی طرح پتھر پر لپیٹ کے اس نے ادھر ادھر دیکھا کوئی نہیں تھا تو اس نے چپکے سے خط کھلی کھڑکی سے اندر پھینک دیا اور فوراً وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حبہ دیکھنے ضرور آئے گی۔ کچھ دیر بعد جب تسلی ہو گئی تو وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حبہ خط پڑھ کر کچھ بولی جسکی آواز تو وہ نہیں سن پایا مگر اسکے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا۔

اسکی محبت سچی تھی اور اسے امید تھی کہ اسکی محبت اسے مل جائے گی۔

.....

"واصف کیا خیال ہے تمہارا حبہ اور کفل کی شادی کے بارے میں،" آصف صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"جی بھائی اتنی جلدی؟ ابھی حبہ پڑھ رہی ہے۔" واصل صاحب نے جواب دیا

"ہاں میں نے کب کہا اسکی پڑھائی رکھ دو۔ دیکھو میں چاہتا ہوں کہ کفل کی منگنی ہو جائے اور آماں کی خواہش تھی کفل اور حبہ کے لیے۔۔۔ اور ہماری بھی یہی خواہش ہے اب تم لوگ بھی بتادو" انہوں نے تفصیل بتائی

"بھائی وہ تو ٹھیک ہے پر آپ نے کفل سے پوچھا؟ اتنے سال باہر رہ کے آیا ہے بچہ... ہو سکتا ہے وہ کہیں

اور۔۔۔" اتنا کہہ کے واصل صاحب چپ ہو گئے۔

"جی ہاں میں نے پوچھ لیا ہے اور اُسے کوئی اعتراض نہیں بس وہ چاہتا ہے کہ اس میں حبہ کی رضامندی لازمی

ہو۔ اور جب تک حبہ کی پڑھائی مکمل نہیں ہو جاتی تب تک وہ شادی نہیں کرنا چاہتا۔" آصف صاحب نے

تفصیلاً جواب دیا۔

"اچھا بھائی جان میں حبہ سے ایک دفعہ پوچھ لوں پھر آپ کو کوئی جواب دوں گا۔ پر آپ تسلی رکھئیے میں

جانتا ہوں حبہ نا نہیں کرے گی۔" آصف صاحب نے تسلی دینے والے انداز میں کہا۔

"حبہ بچے کیا کر رہی ہو؟" زلیخہ بیگم نے اسکے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔

"جی ماما میں پڑھ رہی ہوں،" حبہ نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

"اچھا مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے،" وہ حبہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"جی ماما بولیں میں سن رہی ہوں"، حبہ نے چہرہ اوپر کر کے ماں کی طرف دیکھا۔

"وہ تمہارے بڑے ابو نے کفل اور تمہاری منگنی کے لیے تم سے رضامندی چاہی ہے، میں وہ ہی پوچھنے آئی تھی۔" زلیخہ کی بات سنتے ہی حبہ کے چلتے ہاتھ رُک گئے۔

"ماما یہ کیا کہ رہی ہیں آپ۔ میں اور کفل۔۔۔۔" حبہ نے ماں کے منہ کی طرف دیکھا۔

"حبہ انجان مت بنو تم جانتی ہو کہ تمہاری دادو کی یہی خواہش تھی۔ اور تمہارا کفل سے رشتہ بہت پہلے ہی طے ہو چکا ہے۔" انہوں نے حبہ کو سمجھانا چاہا۔

"پر ماما میں کیسے۔۔۔ مجھے کفل بالکل بھی پسند نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ میرے ٹائیپ کا نہیں ہے۔" حبہ کی سمجھ میں کوئی بیہانہ نہ آیا۔

"حبہ بچوں جیسی باتیں نہ کرو تمہارے بابا تمہارے بڑے ابو سے کہہ چکے ہیں کہ حبہ منع نہیں کرے گی۔ اب انہیں شرمندہ مت کرو ہاں اگر تم کسی اور میں دلچسپی رکھتی ہو تو صاف بتاؤ۔ میں تمہیں کل شام تک کا وقت دے رہی ہوں۔" وہ دو ٹوک انداز میں کہتیں وہاں سے اُٹھ گئی۔

حبہ!

کیسی ہو؟ میں نے سنا ہے تمہارے گھر میں تمہارے رشتے کی بات چل رہی ہے۔ یہ خبر جان کر میں بہت دکھی ہوا ہوں پر مجھے افسوس ہے کہ میں خود ابھی اس قابل نہیں ہوا ہوں کہ تم سے شادی کر سکوں۔ اس کے لیے مجھے کچھ وقت درکار ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو تم اس رشتے کے لیے ہاں کر دو تاکہ انکار کی صورت میں کوئی تمہیں غلط نہ سمجھے اور جیسے ہی میں اس قابل ہوا تو فوراً تمہارے گھر والوں سے ہماری شادی کی بات کروں گا۔ لیکن اگر تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے تو ہر فیصلہ تمہارا اپنا ہے۔ اپنا خیال رکھنا۔

تمہارا اپنا۔"

Kitab Nagri

حبہ یونیورسٹی جانے کے لیے گاڑی میں آکر بیٹھی تو سامنے ہی خط پڑا تھا۔ عجیب سی کیفیت میں اس نے خط اٹھا کے پڑھنا شروع کیا مگر خط پڑھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی اور اسکا فیصلہ آسان ہو گیا۔ وہ واپسی پر ماں کو اپنا فیصلہ سنانے کا سوچ کے یونیورسٹی چلی گئی۔ اب وہ جانتی تھی کہ اُسے کیا کرنا ہے۔

"اُف یہ کیا ہو گیا۔ حبه کا رشتہ۔۔۔ اگر اس نے نہ کر دی تو اس کے گھر والے اسکی وجہ پوچھیں گے اور اگر اس نے میرا ذکر کر دیا تو۔۔۔ مشکل ہو جائے گی۔۔۔ نہیں"۔۔۔ وہ ٹیرس پر ٹھلتا مسلسل یہی سوچ رہا تھا۔

"ہاں مگر ایک راستہ ہے جس سے حبه فی الحال اس سب سے بچ سکتی اور مجھے بھی کچھ وقت مل جائے گا۔ ہاں یہ ٹھیک رہے گا"۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ اندر کمرے میں چلا گیا اور کچھ لکھنے لگا۔ خط لکھ کر وہ ارد گرد سے بچتے ہوئے حبه کی کار کے پاس آیا اور اسے کھول کر خط اس میں رکھ دیا اور واپس چلا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ حبه کے علاوہ اسکی کار کو کوئی استعمال نہیں کرتا تھا اور یہ خط صبح ہی حبه کے پاس پہنچ جائے گا۔ وہ مطمئن ہو اتو جا کر سو گیا۔ کیونکہ اب وہ جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

"بڑی امی میں اندر آ جاؤں۔" حبه نے دروازے سے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میرے بچے آ جاؤ۔" نسائیگم نے نہایت پیار سے کہا کہ انہیں حبه بہت پیاری تھی۔

"بڑی امی وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔" حبه نے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں کرو بچے کیا بات کرنی ہے۔ تم کب سے اجازت مانگنے لگیں؟" نسائیگم نے پیار سے اسے دیکھا۔

"بڑی امی یہ بات میں صرف آپ سے ہی کر سکتی ہوں اسلیے۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"ہاں ہاں ایسی بھی کیا بات ہے بولو بیٹا۔" نسائیگم نے فکر مندی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بڑی امی کیا آپ مجھے گارنٹی دیتی ہیں کہ اگر میں کفل سے رشتے کے لیے ہاں کر دوں تو وہ ایسے رہنا چھوڑ دے گا جیسے اب ہر وقت اس کے منہ پہ بارہ بجے رہتے ہیں۔" حبہ نے منہ بنا کر کہا تو اسکی بات سن کر نسا بیگم دل کھول کر ہنستی چلی گئی۔

"بڑی امی ہنسنے والی بات نہیں وہ ہر وقت تو سڑے رہتے ہیں۔" حبہ نے وضاحت دی۔

"ارے ہاں میرا بچہ اگر وہ ایسا ہی رہا تو میں اس کو تمہارے لئے سیدھا کر دوں گی۔ اب تو مان جاؤ گی نا تم۔" نسا بیگم نے ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"ہاں پھر ٹھیک ہے آپ میری طرف سے ہاں سمجھیں اور ماما کو بھی آپ خود ہی بتا دیجیئے گا کل خوا مخوا آپکے کھڑوس بیٹے کی وجہ سے ڈانٹ کے چلی گئی ہیں مجھے محترمہ زلیخہ بہن۔۔۔ کھڑوس وہ ہے اور ہر کسی کی ڈانٹ فالتو میں مجھے سُننی پڑتی ہے۔ پتہ نہیں کیا کھا کے پیدا کیا تھا آپ نے کفل کو۔۔۔" حبہ اپنی ہی دُھن میں بولتے جا رہی تھی کہ بڑی امی کی نظروں کے تعاقب میں گھومی تو جہاں کی جہاں ہی رہ گئی کیونکہ پیچھے جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے دانت پیستے ہوئے چہرے پہ ہلکا غصہ لیے کفل کھڑا تھا۔ اسکے تاثرات سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی تعریف سُن چکا ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ میں۔۔۔ وہ میں۔۔۔ حبہ سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

"ہاں ہاں کیا تم؟ بولو اب آگے بھی۔ میں میں کر کے چلی جاتی ہو میرے سامنے آگے بھی تو بولو میں بھی تو سنوں تمہارے منہ سے خود اپنی تعریف۔" آج کفل نے حد ہی کر دی تھی خوب غصے میں حبہ کو سنا دی۔ حبہ پھٹی پھٹی

نگاہوں سے بس اسے دیکھے جارہی تھی اور پھر اچانک بھاگ گئی کیونکہ اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کرے۔

"تم میری بہو کو ڈانٹنا بند کر دو" نسا بیگم نے کفل کو گھورا۔

"جیسے یہ میری تعریفیں کرتی ہے ناما آپ دعا کریں کہ آپکی بہو بننے میں کامیاب ہو ہی جائے۔" کفل نے تلخ سی مسکراہٹ چہرے پہ سجائی۔

"کفل تم اپنا رویہ بدلو گے تو اسے اچھے بھی لگو گے ہر وقت تو تم سب بچوں سے غصہ ہوتے رہتے ہو۔ بڑا ہونے کی دھونس جماتے رہتے ہو۔" نسا بیگم نے کفل کا کان کھینچا۔

"اچھا می چھوڑیں.. نہیں کہتا اب میں کسی کو کچھ بھی۔ آپکو میں ہی بُرا لگتا ہوں۔" کفل نے کہتے ہوئے ماں کو گلے سے لگالیا۔

Kitab Nagri

"ہاں تو بھائی جیسے کے دونوں بچوں نے رضامندی دے دی ہے تو منگنی کی تاریخ طے کر لیتے ہیں" آصف صاحب بولے۔

"جی بھائی جان جس دن آپ مناسب سمجھیں۔" واصل نے ہمیشہ کی طرح یہ کام بھی بھائی ہی پہ چھوڑ دیا۔
"پھر ہم اگلے جمعہ کو انکی منگنی کی رسم کر لیتے ہیں" آصف صاحب نے جواب دیا۔

"میری تو خواہش تھی کہ اب شادی ہو جاتی پر یہ کفل کی خواہش ہے کہ حبہ کی پڑھائی متاثر نہ ہو۔" نسائیگم نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

"ارے بھابھی آپکی ہی بیٹی ہے اور آپکی آنکھوں کے سامنے ہی تو رہے گی۔ بس پانچ چھ ماہ ہی ہیں اسکی پڑھائی مکمل ہونے میں پھر کر لیں گے شادی۔" زلیخہ بیگم محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کفل اور حبہ کے ساتھ احمد اور کنزہ اور زاہد اور علینہ کی منگنی کی رسم بھی کر دینی چاہیئے اس طرح خاندان والوں کو بھی پتا چل جائے گا اور وقت آنے پر شادی بھی کر دیں گے۔ رشتے تو ویسے بھی ان کے بچپن سے طے ہو چکے ہیں،" آصف صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک کہا آپ نے پر بچوں سے انکی رضامندی لے لینی بہتر ہے،" واصف صاحب نے مشورہ دیا۔
"تم کیا کہتی ہو زہرا؟"

"میرا بھی یہی خیال ہے بھائی مجھے کنزہ کے لیئے کوئی اعتراض نہیں آپ جیسے بہتر سمجھیں کر دیں،" زہرا نے جواب دیا۔

www.kitabnagri.com

"تو چلو صحیح ہے بچوں سے پوچھ کے پھر بات کرتے ہیں" آصف صاحب بولے

ساری نوجوان پارٹی ہال میں جمع تھی۔ سب کو پتہ تھا کہ حبہ اور کفل کی منگنی کی تاریخ پکی ہو گئی ہے۔

"میں تو بھائی کی منگنی کے کیلئے شرارہ بنواؤں گی،" علینہ نے چہکتے ہوئے کہا۔

"اور میں لہنگا،" کنزہ نے بھی جواب دیا۔

"یار حمزہ ہم کیا پہنیں گے؟"

احمد نے سوچتے ہوئے حمزہ سے پوچھا

"تم دونوں ساڑھیاں باندھ لینا،" علینہ نے مزے سے کہا

"بد تمیز و میری بھی فکر ہے کسی کو کہ مجھے اس کھڑوس کے ساتھ باندھا جا رہا ہے بس اپنے کپڑوں کی فکر پڑی ہے سب کو میرا تو خیال ہی نہیں کسی کو بھی یہاں۔ ہر وقت غصے کا بورڈ لٹکائے پھرتا ہے وہ اور اوپر سے بڑے ابو لوگوں کو بھی وہ ہی ملا تھا میرے لیئے۔ پتہ ہوتا تو بچپن میں ہی اسے چھت سے دھکا دے دیتی۔" سب کے چہروں کی ہنسی گم ہوتی دیکھ کے حبہ کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی اور اس نے جیسے ہی پیچھے مڑ کے دیکھا کفل دروازے میں ہاتھ جیبوں میں ڈالے کھڑا اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اور چہرے پر بے انتہا سنجیدگی تھی یعنی آج بھی اس نے سب باتیں سن لی تھیں

"وہ میں.... میں... وہ میں... حبہ آج بھی اس سے آگے کچھ نہ بول سکی تھی

"تم سے تو میں بعد میں بات کرتا ہوں پہلے جو کام کرنے آیا ہوں وہ کر لوں" کفل نے حبہ کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور حبہ کی سانس ہی اٹک گئی ..

"کنزہ، احمد اور علینہ، زاہد مجھے ماما لوگوں نے یعنی گھر کے بڑوں نے بھیجا ہے کہ تم چاروں سے پوچھو کہ میری اور جھانسی کی رانی عرف حبہ کی منگنی کے ساتھ اگر تم لوگوں کی مرضی ہو تو تم سب کی بھی منگنیاں کر دی جائیں،

تم لوگوں کے پاس کل تک کا وقت ہے سوچنے کیلئے، ویسے مجھے تم سب کے جواب پتا ہیں "کفل نے آرام سے ان لوگوں کو حیران کیا اب اسکا منہ جبہ کی طرف تھا

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"اور آپ محترمہ.... مجھے بھی کوئی شوق نہیں اس قدر بد تمیز اور بد لحاظ لڑکی سے شادی کرنے کا، یہ تو دادو کی خواہش تھی تو میں منع نہیں کر پایا، سو کسی غلط فہمی میں نہ رہنا، سمجھی، اور رہی بات چھت سے دھکا دینے کی تو یہ نیک کام تم تو نا کر سکی لیکن میں ضرور کروں گا اگر تمہاری یہی حرکتیں رہیں" چبا جانے والی نظروں سے جبہ کو دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے چلا گیا

"بڑا آیا دادو کا مان رکھنے والا ہنہ" جبہ کو شدید غصہ آیا کفل پر نہیں خود پر ..

"تم لوگ نہیں بتا سکتے ہوتے کہ وہ آیا کھڑا ہے، ہر وقت ایسے ہوتا ہے جلا کہیں کا، ہر وقت سر پہ کھڑا رہتا ہے" جبہ نے سب کو گھورا

"جبہ تم وہ چھوڑو، بھائی کیا کہہ کے گئے ہیں اس پہ غور کرو" ہادیہ نے اسکی توجہ کفل کی بات کی طرف کی

"ہاں اب کر لو تم لوگ اچھے سے میری منگنی کی تیاری، بڑے پلانز بنا رہے تھے میری تو فکر ہی نہیں تھی کسی کو" جبہ نے مزے سے کھا

"ہاں اس میں برا ہی کیا ہے، کتنی خوبصورت بات کی ہے کفل بھائی نے، میرا تو دل کر رہا تھا منہ چوم لوں" احمد نے جبہ کو جواب دیا

"کس کا؟ کس کا منہ چومنے کا دل کر رہا ہے تمہارا؟" جبہ نے شرارتاً پوچھا

"تمہارے ہونے والے کھڑوس شوہر کا،" زاہد بھی کب کسی سے کم تھا فوراً بولا، دونوں کی شرارتوں کی وجہ سے کنزہ اور علینہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں

"اور ہماری تو کسی کو پرواہ بھی نہیں" حمزہ مصنوعی آہ بھر کے بولا

"ہاھا.. تمہاری بھی کر دیں گے بیٹا صبر کرو" سعد نے اس کے سر پہ ہلکی سی چپت لگائی تو باقی سب کا قہقہہ بلند ہوا

..

سب کی رضامندی مل چکی تھی اور جمعہ کا دن مقرر پایا تھا سب کی منگنیوں کیلئے، گھر میں تیاریاں عروج پہ تھیں، ہر کپل نے اپنی شاپنگ خود کرنی تھی، اور آج سب کا پلان تھا مارکیٹ جانے کا، حبہ کی وہی ضد کے وہ کفل کے ساتھ نہیں جائے گی اسے یہ ڈر تھا کہ اس دن تو دھمکی دی تھی آج سچ میں ہی کچھ کرنے دے ..

"حبہ تم بھی کمال کرتی ہو بھائی کھا تھوڑی نہ جائیں گے اور تم لوگ اکیلے نہیں ہو گے ہم بھی تو جارہے ہیں" علینہ نے اسے گھورا

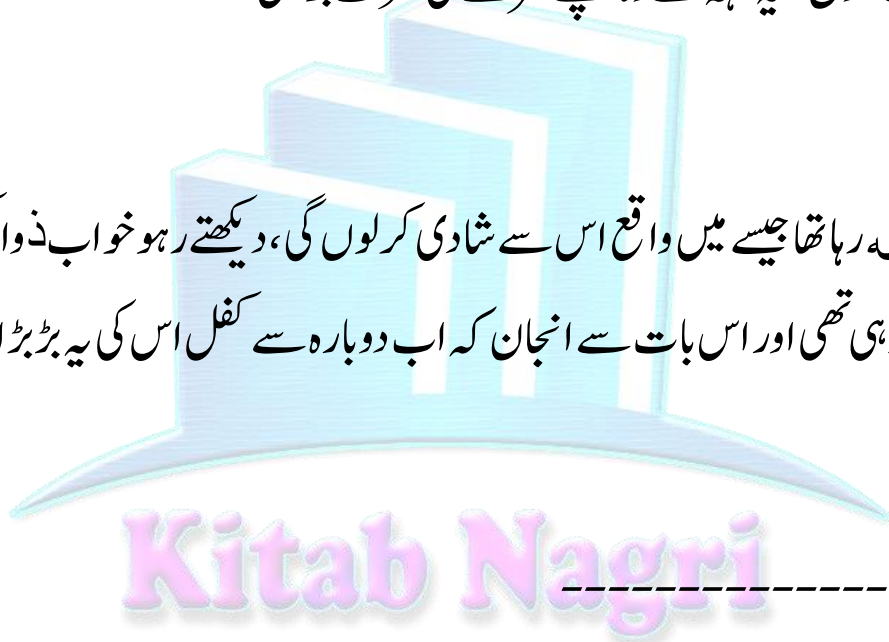
ہاں پر پتا تو نہیں چلتا کتنے وہ غصیلے ہیں مجھے تو خوف ہی آتا رہتا ہے "حبہ نے علینہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"اچھی بات ہے بیوی کو ویسے بھی شوہر سے ڈرنا چاہیے" جواب کفل کی طرف سے آیا تھا اور حبہ کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے

"آپکو میوز نہیں ہیں کسی کے روم میں دستک دے کے جانا چاہئے" حبہ غصے سے اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی

"میرا بحث کا کوئی موڈ نہیں ہے، علینہ اور کنزہ سب لوگ 15 منٹس میں آجاؤ سب باہر ویٹ کر رہے ہیں"
کفل یہ کہہ کر ایک کھا جانے والی نظر جبہ پے ڈالتا باہر چلا گیا
"ہر وقت سر پہ سوار رہتے ہیں.... ماما.." جبہ رو دینے کو تھی
"ابجھا اب چلو" علینہ نے اسے کھینچا
"ہاں چلو میں عبا یا لے آؤں" یہ کہہ کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی

"ہنہ.. بیوی کیسے کہہ رہا تھا جیسے میں واقع اس سے شادی کر لوں گی، دیکھتے رہو خواب ذوالکفل صاحب"
جبہ بڑبڑاتی ہوئی جارہی تھی اور اس بات سے انجان کہ اب دوبارہ سے کفل اس کی یہ بڑبڑاہٹ بھی سن چکا تھا



وہ لوگ شاپنگ کیلئے مال آگئے تھے اور سب کپلز الگ الگ اپنی شاپنگ کرنے لگے، جبہ اور کفل بھی مجوراً ساتھ
چلتے ایک شاپ کی طرف بڑھے
"تمہیں الجھن نہیں ہوتی،" کفل نے گفتگو کا آغاز کیا
"کس چیز سے." جبہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"تم اس طرح عبایا اور نقاب کرتی ہو، اور کوئی بھی نہیں کرتا" کفل نے اس کے نقاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"نہیں اس میں برا کیا لگنا، میں نے اللہ کے پاس جانا ہے انہیں کیا جواب دوں گی، کہ دنیا کے رنگوں میں رنگ کے میں نے پردہ چھوڑ دیا، دنیا یہ بات بھول گئی ہوگی پر میں نہیں بھولی، کہ یہ اللہ کا حکم ہے" حبه نے تفصیلاً بات کی

"واہ تم تو اچھی باتیں بھی کر لیتی ہو" کفل نے داد دینے والے انداز میں کہا

"یقین مانیں آپ نہایت ہی کھڑوس آدمی ہیں، ٹھیک کہتی ہوں میں سب سے" حبه نے غصے سے اسے دیکھا

"یہ دیکھو، یہ لہنگا تم پہ شاید اچھا لگے،" کفل نے ایک لہنگے کی طرف اشارہ کیا

"اچھا لگے گا بلکہ بہت اچھا لگے گا، شادی نہیں ہو رہی میری، اتنا ہیوی لہنگا، اور مجھے یہ کلر بھی نہیں لینا" حبه نے طنزاً کہتے ہوئے اسے گھورا، اسے اس انجان شخص کی بات یاد آئی وہ اسے گولڈن کلر پہنے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا

www.kitabnagri.com

"اچھا یہ ریڈ دیکھ لو پھر" کفل نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا

"آپکا دماغ ٹھیک ہے؟ اتنے ہیوی لہنگے دکھا رہے ہیں، میں نہیں سنبھال پاتی یہ سب" حبه چڑی تھی

"پرمانے کہا ہے کہ تمہیں میری پسند کا اور مجھے تمہاری پسند کا ڈریس لینا ہے۔ اور اب تم چپ کر کے کھڑی رہو تمہارا ڈریس میں اپنی پسند سے سلیکٹ کروں گا" کفل نے مسکراتے ہوئے حبه کو سائیڈ پہ کیا اور اس کے لئے

ڈریس پسند کرنے لگا کچھ دیر میں ہی اس نے نفیس کام والی میکسی پسند کی اور جبہ سے پوچھے بنا پیک کروا کے شاپ سے باہر آ گیا

"آپ نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں کہ وہ مجھے پسند ہے یا نہیں" جبہ نے گھور کے دیکھا

"تمہیں ابھی تو بتایا ہے میں نے کہ ماما نے کیا کھا تھا، اور مجھے پتا ہے وہ تمہیں پسند آئی ہو گی کیونکہ تمہیں ایسی ہی چیزیں پسند آتی ہیں" کفل نے بے حد مطمئن انداز میں بات کی

"یہ بات تو ٹھیک کہی ڈریس اچھا پسند کیا ہے آپ نے" جبہ داد دیے بغیر نہ رہ سکی

"چلو دیکھتے ہیں تم مجھے کتنا جانتی ہو" اب کفل کے سوٹ کی باری تھی

"کفل.....؟ جبہ نے پریشانی سے اسے پکارا

"مممم... بولو.. سن رہا ہوں" کفل نے مصروف انداز میں جواب دیا

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا.." جبہ نے منہ بنایا

www.kitabnagri.com

"یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا نہیں.." کفل نے کندھے اچکائے

"آپ اس وقت میرے ہونے والے منگیتر کی بجائے میرے کزن بن جائیں اور میری ہیلپ کر دیں، مجھے نہیں پتا آپ کی پسند" جبہ نے ہاتھ جوڑ دینے والے انداز میں کہا..

ابجھا اسکے بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟" کفل نے بھنویں اچکائی

"جو آپ کہیں گے" حبه نے جھٹ سے کہا اسے پتا تھا اگر اس نے ڈریس پسند نہ کیا تو گھر جا کے سب کی صلواتیں سننی پڑیں گی

"اوکے.. میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں لیکن اس کے بدلے میں تمہیں مجھ سے صرف منگنی ہی نہیں شادی بھی کرنی ہوگی" کفل نے ایک تھری پیس سوٹ اٹھا کے حبه کی طرف بڑھا دیا

"کیا مطلب؟ حبه انجان بنی

"میں تمہاری بڑبڑاہٹ سن چکا ہوں" کفل سوٹ لے کر شاپ سے باہر نکلا اور حبه جہاں کی تہاں رہ گئی

"کیا ہوا اب؟ چلو.. کوئی ایسی بات نہیں کہہ دی میں نے جو تم نے بولا تھا وہی بتایا ہے" وہ وہیں کھڑی رہی تو کفل نے اسکا ہاتھ پکڑ کے باہر لاتے ہوئے کہا اور حبه کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے اب ...

"اویئے ہوئے بڑے مزے سے شاپنگ ہو رہی ہے... ہمارے سامنے ایک دوسرے سے منہ پھیرے رہتے ہو اور یہاں ہاتھ پکڑ کے گھوما جا رہا ہے" پیچھے سے سعد کی آواز آنے پر حبه نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا

"تو اگر ہاتھ پکڑا بھی ہے تو تمہیں کیا مسئلہ ہے.. میری ہونے والی بیوی ہے وہ، میں ہاتھ پکڑ سکتا ہوں.."

کفل نے ڈھٹائی سے کھا

"آپی چلیں باقی شاپنگ میں نے آپ کے ساتھ کرنی ہے، مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی" حبه نے بہن کا ہاتھ پکڑ لیا

"چلو کوئی بات نکلیں باقی کی شاپنگ ہم ساتھ میں کریں گے.. ہادیہ کو اسکی شکل سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کسی بات سے پریشان سہمی ہوئی ہے، جبہ کا سر چکرار ہا تھا اگر کفل نے گھر والوں کو بتا دیا تو وہ یہ ہی سوچ کے پریشان تھی اور کفل مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا..

.....

"حبہ میں جانتا ہوں کہ تم نے منگنی کیلئے رضامندی میرے کہنے پہ دی ہے، میرا دل گواہی دیتا ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو، تمہارا شکریہ مجھے کچھ وقت دینے کیلئے، میں ہمیشہ ہر قدم پر تمہارے ساتھ رہوں گا، میں خوش ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ ہو، جب تم سے ملوں گا تو بہت سی باتیں بتانی ہیں، بس کچھ وقت اور میری جان ..

اپنا خیال رکھنا

تمہارا اپنا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حبہ نے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا تو اس میں خط پڑا تھا اس نے مسکراتے ہوئے اٹھایا اور کھول کر پڑھنے لگی۔

"میں نے تمہاری بات مان تولی ہے ہا اور مجھے تم سے محبت بھی ہے پر کیا تم جانتے ہو کہ کفل کو شک ہو چکا ہے، کاش میں تمہیں بتا پاتی۔ اگر اس نے گھر میں کسی کو بتا دیا تو میں کیا منہ دکھاؤں گی سب کو۔ میں بہت پریشان ہوں۔ حبہ منہ دنوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی۔ مجھے تم سے محبت مہنگی پڑے گی۔ تم میری انجان محبت ہو۔ کوئی مجھ سے پوچھے گا تو میں کیا جواب دوں گی کہ مجھے اس انجان شخص سے محبت ہے جس کے خطوط کی، جس

کے الفاظ کی میں دیوانی ہوں، اس سے بڑھ کر میں جسے جانتی تک نہیں، جسے میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور یہاں تک کہ مجھے اسکا نام بھی نہیں پتہ۔ کیا کہوں گی سب سے مجھے تو کچھ بھی نہیں پتہ۔ "وہ روتے ہوئے بولتے جا رہی تھی۔

اسے محبت بھی تھی مگر گھر والوں کا ڈر بھی تھا۔ وہ اس سب میں الجھ کر رہ گئی تھی اور کچھ کر بھی نہیں پار رہی تھی۔

"یا اللہ تو بہتر کرنے والا ہے اگر یہ محبت میرے لیئے بہتر ہے تو یہ محبت مجھے دے دے ورنہ اس انجان شخص کی محبت کو میرے دل سے نکال دے اور مجھے سکون دے میرے مولا۔" آخر کار اس نے سب کچھ اللہ پہ چھوڑ دیا.....

اسے جیسے ہی پتہ چلا کہ حبہ نے رشتے کے لیے رضامندی دے دی ہے تو وہ سمجھ گیا کہ حبہ نے صرف اسکی وجہ سے کیا ہے۔ اب وہ حبہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا کہ اس نے اسے وقت دیا۔

www.kitabnagri.com

کچھ سوچتے ہوئے اس نے ایک خط لکھا اور اسے حبہ تک پہنچانے کے بارے میں سوچنے لگا۔ حبہ کے کمرے کی کھڑکی سے اسکے بیڈ کی سائیڈ والی ٹیبل کے اوپر والی دراز میں رکھ دیا اور خاموشی سے واپس آگیا۔

"حبہ تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ تم میرے لئے کیا معنی رکھتی ہو۔ میری زندگی بن گئی ہو تم" اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھا مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ اس بات سے بہت خوش تھا کہ حبہ نے رضامندی دے دی ہے۔

اس دن کے بعد حبہ اور کفل کا آمناسا منا نہیں ہوا تھا، حبہ خود ہی اس کے سامنے آنے سے گریز کر رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے کیا جواب دے گی۔ اور اب وہ سچی سنوری پریشانی کے عالم میں سیٹج پر بیٹھی تھی۔

"یہ جو منہ پہ بارہ بجائے ہوئے ہیں انہیں ٹھیک کر لو۔" کفل نے آہستگی سے کہا۔

"کیوں آپکو کیا مسئلہ ہے؟" حبہ بے حد غصہ ہوئی۔

"مسئلہ تو کوئی نہیں مگر کسی نے اگر کہا کہ حبہ اس رشتے سے خوش نہیں ہے تو میں پھر سب کو تمہارا پلان بتا دوں گا۔" کفل نے مسکراتے ہوئے کہا تو حبہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں کفل آپ غلط سمجھ رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں اس دن غصے میں نجانے کیا بول گئی تھی۔" حبہ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

"تم نے غصے میں کہا تھا یا سچ میں پر اگر میں تمہاری پیاری بڑی امی کو بلا کے یہ بات کہہ دوں تو۔۔۔" کفل نے مسکراتے ہوئے بھنویں اٹھائیں۔

"دیکھیں کفل آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔" حبہ نے سر جھکا لیا۔

"پر میں ایسا کچھ کیوں نہیں کروں گا۔ کوئی تو وجہ دو" کفل نے بات بنائی۔

"ٹھیک ہے آپکو جو کرنا ہے کریں میں ویسے بھی کیا کر سکتی ہوں۔" حبہ نے بلاخر گھٹنے ٹیک دیے۔

"بس میری جو تم ہر وقت سب کے سامنے تعریفیں کرتی رہتی ہو وہ کرنی بند کر دو تو میں بدلے میں تمہارے اس پلان کے بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔" اب کی بار کفل کے چہرے سے سنجیدگی نمایاں تھی۔

"منظور ہے۔ حبی نے آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔ کفل نے منہ موڑ لیا۔

حبی نہیں جانتی تھی کہ اسے یقین آیا یا نہیں مگر پھر بھی اس شرط سے وہ کچھ مطمئن ہو گئی تھی۔

اففف میں اتنی تھک گئی ہوں۔ اتنا وزنی دوپٹہ ہے۔ کیا مصیبت ہے یہ سب مجھے صرف تمہارے لیئے کرنا پڑا ہے۔" حبی منگنی کے فنکشن سے فری ہو کر اپنے کمرے میں آکر جیولری اتار رہی تھی۔ اس نے دوپٹہ اتار کر اچھال کے پرے پھینکا تو وہ کھڑکی کے پاس جا گرا۔

"ارے یہ کیا۔۔۔" حبی نے ساری جیولری اتار کر سمیٹی تو دوپٹہ الماری میں رکھنے کے لیئے اُٹھی تو سامنے کھڑکی پر ایک گفٹ اور خط پڑا تھا۔

حبی نے پہلے گفٹ کھولا۔ اس میں ایک بے حد خوبصورت انگوٹھی تھی۔ اور پھر اس نے خط کھول کر پڑھنا شروع کیا۔

"پیاری حبی! بہت خوبصورت لگ رہی تھی آج تم۔ جیسے آسمان سے کوئی پری اتر آئی ہو۔ پرکاش تم میرے لیے اتنی تیار ہوئی ہوئی۔۔۔۔۔ خیر وہ وقت بھی دور نہیں ہے پھر بہت جلد تم صرف میری ہوگی۔ یہ چھوٹا سا گفٹ بھیج رہا ہوں۔ اب تم اس کفل کی دی ہوئی انگوٹھی پہننے کی بجائے یہ پہن لو کیونکہ اگر تم اسے پہن لوگی تو یہ میرے لیے تمہارے پیار کا ثبوت ہو گا اور اس سے مجھے بہت خوشی بھی ہوگی۔

اپنا خیال رکھنا۔

تمہارا اپنا۔

حبہ خط پڑھ کر ساری تھکن بھول گئی اور وہ دل کھول کر مسکرا دی۔ یہ لڑکا "میری جان لے لے گا انتظار کروا کروا کے۔۔۔ اپنا نام ہی بتا دو میں کیسے بات کروں تم سے کوئی تو راستہ بتا دو۔" حبہ نے سوچتے ہوئے وہ انگوٹھی اٹھا کے پہن لی۔

"تمہاری دی ہوئی انگوٹھی پہن کر میرا ہاتھ کس قدر خوبصورت لگ رہا ہے۔" حبہ نے مسکراتے ہوئے سوچا اور خط اٹھا کر الماری میں رکھ دیا۔ وہ بہت خوش تھی کہ چلو اتنی محنت بے کار نہیں جائے گی وہ اک دن ضرور مل جائے گا۔

Kitab Nagri

حبہ یونیورسٹی سے آکر سوئی تو شام کو انگوٹھی اور اٹھ کر ہال روم میں آگئی وہاں سب لوگ پہلے سے ہی جمع تھے۔

"کیا ہو رہا ہے" حبہ نے اندر آتے ہی پوچھا۔

"کھل گئی آنکھ محترمہ کی؟" علینہ کہنے لگی،

"کتنا سوتی ہو تم" احمد نے بھی لقمہ دیا۔

"کفل بھائی تو تنگ آجائیں گے تمہارے اتنا سونے سے حب۔" زاہد بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

"چپ ہو جاؤ میں نے منہ توڑ دینے ہیں تم سب کے جب دیکھو کفل کفل کفل۔۔۔ کوئی اور کام نہیں بچا کیا تم لوگوں کے پاس؟ کیا میں نے ایسے ستایا کبھی تمہیں؟ کفل نہ ہوں جیسے کوئی ماہراجا یا راجکمار ہو۔" حب جی بھر کے بد مزہ ہو کر بولی۔

"حب کیا ہو گیا ہے مذاق کر رہے ہیں سب۔" ہادیہ نے اسے سمجھایا۔

"آپی کیا ہے بھلا ہر وقت کفل کفل لگائے رکھتے ہیں مجھے ایسا مذاق اچھا نہیں لگتا۔" حب نے منہ بنایا۔

"کیا اچھا نہیں لگتا کفل یا کفل کی باتیں؟" علینہ پھر بھی باز نہ آئی۔

"تمہارا منہ۔۔۔ بد تمیز لڑکی۔۔۔" حب نے اس کی کمر پہ زور دار تھپڑ دے مارا۔

"مارو تو نہیں یار درد ہوتا ہے۔" علینہ نے اسے گھورا۔

"آج ہم سب باہر جا رہے ہیں تم چلو گی؟" علینہ نے بات بدلی۔

"ظاہر ہے حب نہیں گئی تو ہم کیسے جائیں گے،" اس دفعہ کنزہ بولی۔

"کیوں ایسی کیا بات ہے میرے بانیوں نہیں جاؤ گے تم لوگ؟" حب نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہم اصل میں کفل بھائی سے منگنی کی ٹریٹ لے رہے ہیں نہ۔۔۔" علینہ اور کنزہ نے ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جارہی اگر وہ کھڑوس جارہا ہے تو۔" حبہ نے کشن اٹھا کے کنزہ کو دے مارا۔

"حبہ ہر وقت یہ غصہ اچھا نہیں ہوتا" ہادیہ نے اسے گھورا۔

"پر آپ وہ۔۔۔ حبہ آگے کچھ کہتی کہ دروازے سے کفل نمودار ہوا۔

"حبہ مجھے لگتا ہے کہ تم کچھ بھول گئی ہو۔" کفل نے آنکھیں نکالی۔

"میں۔۔۔ کیا۔۔۔؟ کیا بھولی ہوں میں۔" حبہ کو سمجھ نہ آئی۔

"میں ابھی امی سے بات کر کے آتا ہوں دو منٹ روکو۔" کفل نے سر دنگاہ اس پہ ڈالی اور باہر کی طرف مڑا۔

"نہیں نہیں کفل رُک جائی میں سوری مانگتی ہوں نا آپ سے۔" حبہ نے ہڑبڑاتے ہوئے کفل کو بازو سے تھام لیا۔

"سوچ لو تم پھر سے۔۔۔ میں نے آئی ندہ اگر ایسا کچھ سنا تو۔۔۔" کفل نے سنجیدگی سے پوچھا

"نہیں نہیں میں ایسا کچھ کہوں گی ہی نہیں۔" حبہ نے جھٹ سے کہا۔

www.kitabnagri.com

"اور یہ سوری کیسے مانگتے ہیں؟ سوری تو بولی جاتی ہے نا۔" کفل نے اپنے بازو سے اس کے ہاتھ ہٹائے۔ حبہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ پیچھے کیے۔

"یہ تم دونوں میں کیا کچھڑی پک رہی ہے کوئی ی مجھے بھی تو بتائے۔" ہادیہ نے ان دونوں کی بات کو نا سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ ہادیہ تم اپنے چھوٹے سے دماغ پہ زور مت ڈالو جبہ بھی ہمارے ساتھ چلے گی بے فکر رہو۔" کفل آنکھ دباتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"ہنہ آیا بڑا مجھے بلیک میل کرنے والا۔ کوئی بات نہیں میں کچھ عرصہ تمہیں برداشت کر لوں گی جبہ سوچتے ہوئے واپس بیٹھ گئی اور ایک بار پھر سے سب جبہ کو کفل کے حوالے سے چھیڑنے لگے کہ وہ دونوں آپس میں کیا کھچڑی پکا رہے تھے۔"

منگنی کے بعد سب کی زندگی واپس روٹین کے مطابق چلنے لگی۔ سب کزنز اپنی اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئے۔ جبہ کو ہر دو چار دن میں اس اجنبی کا خط موصول ہوتا رہا اور وہ خود کو اس کی محبت کے رنگ میں رنگتی چلی گئی یہ سوچے بغیر کہ اگر وہ فراڈ نکلا تو اس کا کیا بنے گا۔ پر کیا کیا جاسکتا ہے پیار تو اندھا ہی ہوتا ہے نا۔ جبہ ہر وقت صرف اس اجنبی کی سوچوں میں گم رہتی۔ وہ کیسا ہو گا، اس کا نام کیا ہو گا، دیکھنے میں کیسا لگتا ہو گا، اس وقت وہ کیا کر رہا ہو گا وغیرہ۔ یہاں تک کہ اس نے کزنز کے ساتھ مل کے مستی کرنی بھی چھوڑ دی۔

"جبہ کہاں کھوئی ہو چلو باہر آؤ۔" ایک شام وہ یونہی اس انجان کی یادوں میں کھوئی بیٹھی تھی جب علیہ نے اس کے کمرے میں آکر اسے جھنجھوڑا۔

"کیا مسئلہ ہے علیہ مجھے ڈرا ہی دیا تم نے۔" جبہ ایک دم سے ڈر کر بولی۔

"کہاں کھوئی رہتی ہو جبہ ہم سب باہر بیٹھ کر مزے کر رہے ہیں اور تم ہو کہ کب سے کمرے میں بند ہو کے بیٹھی ہو۔" علیہ نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی تو نہیں بس دل نہیں کرتا کچھ کرنے کو۔" حبه نے نظریں پُرا لیں۔

"حبه؟ کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ، تم ایسی تو نہیں تھیں۔" علینہ نے تشویش سے پوچھا،

"نہیں علینہ کچھ بھی تو نہیں ہے۔" حبه وہاں سے اُٹھ کر کھڑکی میں آگئی۔

"کیا کفل بھائی کی وجہ سے۔۔۔؟ علینہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں.... حبه نے سر جھکایا

"اچھا حبه اگر تم خوش نہیں ہو تو مجھے بتاؤ میں ماما کو بتاتی ہوں وہ تمہاری بات کو سمجھ جائیں گیں۔" علینہ نے اسکی مدد کرنی چاہی۔

"نہیں علینہ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو میں تمہیں بتاؤں گی۔" حبه نے علینہ کو پیار سے دیکھا۔

"پکا؟؟؟ علینہ نے انگلی اٹھا کر کہا

"ہاں میری پیاری بہن پکا،" حبه نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں تو پھر چلو باہر چلتے ہیں سب ایک ساتھ بیٹھے ہیں تمہیں اچھا لگے گا۔"

علینہ واپس اسی بات پر آگئی اور اسے ناچاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ جانا پڑا۔

"حبه یار کہاں کھوئی ہو؟"

وہ سب کے ساتھ آکر بیٹھ توگئی تھی مگر ذہن کہیں اور ہی اٹکا ہوا تھا۔ کنزہ نے اسے ہلایا۔

"ہاں یار یہیں تو ہوں" حبیہ نے ادھر ادھر دیکھا۔

"اچھا اگر یہیں ہو تو بتاؤ ہم کیا بات کر رہے تھے۔" علیہ نے اس سے پوچھا۔

"تم لوگ۔۔۔ تم۔۔۔ مجھے نہیں پتا تم بتادو،" حبیہ نے التجائی یہ انداز میں کہا۔

"تو تم نے جھوٹ کیوں بولا؟" احمد نے جھٹ سے اسکا جھوٹ پکڑا۔

"اوہ چھوڑو احمد۔ حبیہ ہم تمہاری شادی کی پلاننگ کر رہے تھے،" علیہ نے حبیہ کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہیں! میری شادی۔۔۔ کیا پاگل واکل ہو گئے ہو۔۔۔؟" حبیہ کو جھٹکا سا لگا۔

"پاگل والی کیا بات ہے گھر میں یہی بات چل رہی ہے کہ اگلے مہینے تمہارے پیپر ختم ہوتے ہی تمہاری اور کفل کی شادی کر دی جائے گی۔" کنزہ نے جیسے اس کے سر پہ لاکے کوئی بم پھوڑ دیا ہو۔

"پر ایسے کیسے۔۔۔ مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔ مجھ سے پوچھنا بھی گوارہ نہیں کسی کو۔" حبیہ کو یہ بات انتہائی ناگوار گزری۔

"اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے منگنی کے وقت بھی تو یہ ہی طے ہوا تھا نا کہ تمہاری پڑھائی ختم ہوتے ہی تمہاری شادی کر دی جائے گی،" علیہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"میں ماما سے بات کر کے آتی ہوں۔" حبہ یہ کہتی سب کو حیرت کے سمندر میں ڈوبا چھوڑ کر وہاں سے چل دی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" حبہ نے ماما کے کمرے میں آتے ہی کہا۔

"ہاں جی بولو بچے،" زلیخہ بیگم نے مصروف سے انداز میں حبہ کی بات کا جواب دیا۔

"ماما یہ نیچے سب کیا کہہ رہے ہیں؟" حبہ نے سوال کیا۔

"مجھے کیا پتا کیا کہہ رہے ہیں سن کر تو تم آئی ہو،" زلیخہ بیگم نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ماما سب لوگ میری اور کفل کی شادی کی باتیں کر رہے ہیں،" حبہ نے غصے سے کہا

"ہاں تو اس میں کیا بُرا ہے؟"

"پر ماما! مجھے ابھی شادی نہیں کرنی،" حبہ نے اپنا دم عا بتایا۔

"مگر حبہ یہ بات تو شروع سے ہی طے تھی کہ تمہارے پیپروں کے بعد ہی شادی ہوگی۔ تمہارے بڑے ابو اور بڑی امی تو اسی وقت شادی بھی کرنا چاہتے تھے یہ تو کفل کی ضد تھی کہ پہلے تم اپنی پڑھائی مکمل کر لو۔ اب میں کیا کہہ کے ان لوگوں کو منع کروں گی۔ ویسے بھی اب تمہاری عمر ہوگئی ہے شادی کی۔" زلیخہ بیگم تفصیل سے بات کرتی ہوئی اس کے پاس آن بیٹھی۔

"پر ماما۔۔۔" اس سے پہلے کہ حبہ کچھ کہتی انہوں نے اسے روک دیا۔

"بس حبہ ہر بات میں ضد نہ کیا کرو، تمہاری شادی اب بھی کفل سے ہی ہونی ہے اور کچھ سالوں بعد بھی تو اس بحث کا کیا فائدہ؟" انہوں نے حبہ کو گھورا تو وہ منہ بناتے کمرے سے باہر چلی گئی۔

اب وہ سب کو کیسے بتاتی کے وہ تو کسی اور کے انتظار میں ہے۔ اب حبہ کو اس اجنبی کے خط کا شدت سے انتظار ہونے لگا جو کہ پچھلے کئی دنوں سے نہیں آیا تھا۔

حبہ اپنے کمرے میں لیٹی کسی سوچ میں ڈوبی چھت کو گھور رہی تھی جب زلیخہ بیگم اس کے کمرے میں آئی۔

"حبہ، میرے بچے! انہوں نے پیار سے اسے بلایا تو حبہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"جی ماما آئی ہیں بیٹھیں" حبہ نے انہیں دیکھا۔

"ناراض ہو تم مجھ سے؟" انہوں نے پیار سے اس کے گالوں کو چھوا۔

"نہیں ماما میں کیوں ناراض ہوؤں گی بھلا،" حبہ انجان بنی۔

"تو اتنے دن سے پریشان کیوں ہو تم۔ مجھے تو لگا کہ ہم نے شادی کی تاریخ پکی کر دی ہے اس لیئے۔۔" انہوں نے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی۔

"نہیں امی میں پیپر ز کی وجہ سے پریشان ہوں۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔" اب وہ ماں کو کیا بتاتی کہ وہ اس انجان کے لیے ہلکان ہو رہی ہے جس کا پچھلے دس پندرہ دن سے کوئی اتنا پتہ نہیں ہے۔

"اچھا پکا یہی بات ہے نا؟" انہوں نے تشویش سے پوچھا۔

"جی ماما اور کچھ بھی نہیں ہے۔" اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا تو زلیخہ بیگم مطمئن ہو کر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔ اور پیچھے سے حبہ واپس اسی کی سوچوں میں کھو گئی۔

حبہ اور کفل کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں اگلے کچھ ہی دنوں میں حبہ کے پیپر ز شروع ہو جانے تھے اور اس کے فوراً بعد شادی کے فنکشنز شروع ہو جانے تھے۔ حبہ کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اس کا

خیال تھا کہ وہ اجنبی جو اسکی محبت ہے وہ اسے آکر یہاں سے لے جائے گا۔ مگر شاید کبھی کبھی ہم غلط لوگوں پر یقین کر لیتے ہیں۔

آج حبه پیپر دے کر واپس آئی تو فریش ہونے کی غرض سے اپنے کمرے میں آگئی۔ عبایا اتار کر ہینگ کرنے لگی تو سامنے ایک خط لٹک رہا تھا۔ اس خط کو دیکھ کر حبه کے اندر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس نے فوراً اسے کھول کر پڑھنا شروع کیا۔

”پیاری حبه!

اتنے دن کوئی خط نہ لکھنے کے لیے معذرت چاہتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ میرا آخری خط ہے۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں تمہیں دھوکا نہیں دے رہا تھا مگر جب میں نے گھر والوں سے بات کی تو وہ اس رشتے کے لیے نہیں مان رہے۔ اور میں اپنے فیملی کے خلاف جا کر تم سے شادی نہیں کر سکتا۔ اس لیے اب تم میرا انتظار مت کرنا میں اب کبھی تمہیں خط نہیں لکھوں گا۔ میں بہت مجبور ہوں کچھ نہیں کر سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میری مجبوری کو سمجھ جاؤ گی۔ تم چاہو تو اپنے کزن سے شادی کر سکتی ہو۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ تمہاری مرضی۔

میرا انتظار چھوڑ دو۔

اللہ حافظ!

تمہارا اپنا!

حبہ خط پڑھتے پڑھتے وہیں فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔ اس کے پیروں کے نیچے سے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی تھی۔ اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔

"یا خدا! یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔ اک انجان شخص پر اعتبار کر بیٹھی اور پھر محبت۔۔۔ اور کفل کو دھوکے میں رکھ کے اس سے منگنی بھی کر لی۔۔۔ اففف خدا یا یہ میں نے کیا کر لیا خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی خراب کر لی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے مسلسل سوچے جارہی تھی۔ پر اب رونے کا کیا فائدہ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔

اسے یقین تھا کہ وہ اجنبی اس سے شادی کر لے گا اور کفل سے اسکی جان چھوٹ جائے گی۔ مگر سب ختم ہو چکا تھا۔۔۔ اب کچھ باقی نہیں بچا تھا۔ وہ سب کو کیا کہتی کہ اسے کفل سے شادی کیوں نہیں کرنی۔ سب وجہ پوچھتے اور جو وجہ اس کے پاس تھی وہ تو اب نہیں رہی تھی۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے آنسو صاف کیئے اور اٹھ کر واش روم میں چلی گئی۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اسے اب کیا کرنا ہے۔

www.kitabnagri.com

آج حبہ کا آخری پیپر تھا وہ تھکی ہاری گھر آئی تو سارے کزنز نے اسے گھیر لیا۔

"ارے کیا مسئلہ ہے تم لوگوں کو۔۔۔" حبہ نے چڑکے کہا۔

"محترمہ آج آپ اپنے کمرے میں سونے کے لئی نہیں جائیں گی بلکہ تیار ہونگی کیونکہ آج آپکی مایوں کی رسم ہوگی۔" علینہ نے اسے چھیڑا۔

"کیا مذاق ہے یار میں تھک گئی ہوں مجھے سونے دو۔" حبیہ نے سب کو گھورا۔

"کوئی نہیں سونا یہ بڑوں کا حکم ہے کہ آج مایوں کی رسم ادا ہوگی۔" ہادیہ نے اسے خبردار کیا۔

"پر آپی۔۔۔ حبیہ نے معصوم سی شکل بنائی۔

"کوئی ی پرور نہیں یہ کپڑے پکڑو تمہاری سسرال سے آئے ہیں۔ چلو اب فٹافٹ چینیج کر کے آؤ ہم انتظار کر رہے ہیں۔ سب مہمان بھی آنے والے ہیں جلدی کرو۔" ہادیہ نے اسے کپڑے پکڑائے اور وہ "مرتا کیانا کرتا" کی حالت میں چینیج کرنے چلی گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں سب ہال میں جمع تھے۔ اور کچھ قریبی رشتہ دار گھر والوں کی ہمراہی میں مایوں کی رسم ادا کی گئی۔ حبیہ کھوئی ی کھوئی سی بیٹھی رہی جسکا مطلب سب نے یہ لیا کہ وہ شرمناک ہے۔ مگر دل کی باتیں۔۔۔ اک وہ جانے یا اوپر بیٹھا اسکا رب۔۔۔ کوئی ی تیسرا کیا جانے۔

.....

آج حبیہ اور کفل کی مہندی کا فنکشن تھا دونوں کو مہندی ایک ساتھ لگنی تھی، حبیہ نے گرین لہنگا پہنا تھا اور ساتھ حجاب کیا ہوا تھا اور کفل نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی

"اللہ بری نظر سے بچائے میرے بچوں کو، کتنی پیاری جوڑی ہے" نساء بیگم نے دونوں کا صدقہ اتارتے ہوئے کہا

"ابچھامی بس کریں اتنی بھی پیاری نہیں ہے آپکی بہو، ہاں میری تعریف کر لیں آپ" کفل نے ناک چڑھائی

"ہٹ بد تمیز، اتنی پیاری ہے میری بہو، خبردار جو کچھ کہا تو"، نساء بیگم یہ کہتے ہی وہاں سے اٹھ گئیں..

"کھڑوس کہیں کا" حبہ نے منہ دوسری طرف کر لیا

"میڈم جسے آپ کھڑوس کہہ رہی ہیں ساری زندگی اسی کے ساتھ گزارنی ہے سوچ لو" کفل نے سرگوشی کی

"جانتی ہوں" حبہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے

"جو کہتی تھی شادی نہیں کرو گی مجھ سے تو پھر کیا ہوا تمہارے اس پلان کا؟ کام نہیں بنا کیا کوئی" کفل نے اسے پرانی بات یاد دلائی تو حبہ اسکے چہرے کی طرف دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گئی اس کے بعد سارا فنکشن نہ کفل بولا نہ حبہ نے بات کی..

فنکشن سے فارغ ہو کے حبہ جب اپنے کمرے میں آئی تو دروازے کا لاگ لگا کے خوب روئی جب دل ہلکا ہوا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"بس حبہ بس کر دو اب اور نہیں رونا، یہ تم آخری دفعہ روئی ہو اس بے وفانا جان شخص کیلئے، وہ دھوکے باز جسے تم اپنی زندگی سمجھ بیٹھی تھی، اب تم کسی اور کی ہونے جا رہی ہو اب اس کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے، یہ تمہارا ہی فیصلہ ہے کفل سے شادی کرنا اب تم نبھاؤ اس کو، پر اب ایک آنسو بھی اس دھوکے باز کیلئے نہیں" حبہ

کے اندر سے جیسے آواز آئی تھی، وہ خاموشی سے سونے کیلئے لیٹ گئی بے شک کفل سے شادی اسکا اپنا فیصلہ تھا لیکن اس پر ڈٹے رہنا بہت مشکل تھا کیونکہ پہلی محبت انسان کبھی نہیں بھول سکتا، پر قسمت کو یہی منظور تھا کہ حبہ کو یہ محبت بھولنی تھی ..

صبح سے گھر میں شور برپا تھا، سب ادھر ادھر اپنی اپنی تیاریوں میں لگے تھے حبہ اپنے کمرے میں خاموشی سے بیٹھی تھی

"کتنے سکون میں بیٹھی ہو تم یہاں، ہم سب کو کاموں میں لگا کے "کنزہ نے کمرے میں آتے ہی بولنا شروع کر دیا

"ہاں ایسا کرونا کہ تم بھی شادی کروالو اور آ کے آرام سے بیٹھو میرے ساتھ "حبہ نے اسے گھورا

"ہائے.. ہم تو یہی چاہتے ہیں پر ان بڑوں کا کیا کیا جائے "کنزہ کے پیچھے آتے احمد نے مصنوعی آہ بھرتے ہوئے کھا

"اگر تم کہو تو یہ کوئی مشکل بھی نہیں ہے میں منالیتی ہوں سب کو "حبہ نے جھٹ سے آئیڈیا دیا

"نہیں میری پیاری بھابی آپ آرام سے بیٹھیں ابھی ہمیں اتنی جلدی بھی نہیں ہے کہ اینڈ ٹائم پہ شادی کر لیں، ہماری کچھ تو تیاریاں ہوں گی "احمد نے آنکھ دبائی

"ہائیں.. میری تو کوئی تیاری نہیں تھی تم لوگوں کی کیا تیاری ہوئی" جبہ نے معصومیت سے دیکھا
"اب ہر کوئی تمہاری طرح بور تو نہیں ہوتا نا جبل" علینہ نے اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا
"اور نہ ہی کفل بھائی کی طرح کھڑوس" زاہد نے لقمہ دیا

"ابجھا تو اس وقت یہاں مجھے تنگ کرنے آئے ہو ساری کی ساری فوج" جبہ نے آئی برواٹھائے

جی ہاں بلکل، ہم اسی لئے آئے تھے پھر کیا پتا موقع ملے نا ملے "سعد گویا ہوا

"ہائے بھائی میں نے کونسا مر جانا ہے" جبہ روہانسی ہو کے بولی

"ہاں پر کیا پتا کھڑوس بھائی کے ساتھ کھڑوس بھابی بن جاؤ" سعد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

"سعد بھائی آپ بھی ان لوگوں کے ساتھ مل گئے" جبہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

ظاہر ہے اب تم کھڑوس لوگوں کی پارٹی میں جا رہی ہو تو میں ان سے ہی ملوں گا" سعد نے پھر سے اسے چھیڑا

"بھائی کیا کھڑوس کھڑوس لگائی ہوئی ہے.. ابھی اگر وہ کھڑوس آگیا تو سب کو چھوڑ کے مجھ پر ہی برسے گا" جبہ

نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا پر سامنے دیکھتے اسے سچ میں ڈرنا پڑا کیونکہ سامنے کفل کھڑا تھا

وہ میں.. میں.. ہمیشہ کی طرح آج بھی بولتی بند ہو گئی تھی

"سعد تم یہاں ہو اور میں تمہیں ڈھونڈ کے پاگل ہو رہا ہوں، اٹھو چلو میرے ساتھ کچھ کام کروانا ہے" کفل نے

وہیں کھڑے سعد کو کہا اور واپس جاتے جاتے جبہ کی طرف مڑا "اور تم کچھ گھنٹے اور رک جاؤ، سب اگلے پچھلے

حساب کلیر کرنے ہیں" اس نے انگلی اٹھا کے وارن کیا، اور جبہ کے چہرے پر خوف واضح نظر آ رہا تھا

نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے ہوئے حبیہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے

"اب کچھ نہیں ہو سکتا تم یہ اپنی مرضی سے کر رہی ہو اب اگر پیچھے ہٹی تو سب کی نظروں میں عزت کھودو گی، حبیہ کو اندر سے آواز آئی تھی

"حبیہ بچے سائن کرو.. اسے اپنے بابا کی آواز آئی اور اس نے سائن کر دیئے

سب کچھ اچھے سے ہو گیا حبیہ رخصت ہو کے کفل کے کمرے میں جا رہی تھی دروازہ کھول کے جیسے ہی وہ اندر آئی اس کے پاؤں جیسے کسی چیز نے جکڑ لیے تھے کئی لمحوں تک وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی تھی پر پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور بیڈ کے پاس آ کے رکی وہاں بیڈ کے بالکل درمیان میں گلاب کی پتیوں سے دل بنایا گیا تھا اور اس دل کے درمیان وہی لفافہ پڑا تھا حبیہ کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے اگر کفل کو یہ سب پتا چل گیا تو وہ اسے جان سے مار دے گا اس نے لفافہ اٹھایا اور پھاڑنے ہی لگی تھی کہ اسکی نظر اس پہ لکھے الفاظ پر پڑی

"مسز حبیہ ذوالکفل"

www.kitabnagri.com

اس نے جلدی سے لفافہ کھولا تو اندر سے خط کے ساتھ دو ہنی مون کلٹس نکلی وہ حیران ہوئی

"اتنا ستانے کے لیے معذرت چاہتا ہوں ...

تمہارا اپنا"

کسی نے بہت قریب آ کے کہا تھا

"ذوالکفل"

حبہ کو جیسے کرنٹ لگا تھا اس نے پیچھے دیکھا تو کفل ہونٹوں پر شریر سی مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا

"کفل.. وہ.. یہ.. مجھے نہیں پتا یہ کون ہے اور... میں آپکو سب بتاتی ہوں.. " وہ ڈر سے الٹا سیدھا بولنے لگی

"کیا بتاؤ گی تم مجھے کہ تمہیں اک انجان آدمی سے پیار ہو گیا اس کے خطوط کی وجہ سے؟ تم اس کے خط کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ واپس نہ آیا اور تمہیں مجھ سے شادی کرنی پڑی، جبکہ مجھے لگتا ہے تم نے میری بات غور سے نہیں سنی " کفل نے حبہ کو کمر سے پکڑ کے قریب کرتے ہوئے کہا

"کفل آپکو یہ سب کیسے پتا " حبہ کے دماغ میں کچھ نہیں آ رہا تھا وہ الجھ رہی تھی

"حبہ یہ مجھے نہیں پتا ہوتا تو کسے پتا ہوتا پگلی " کفل مسکرایا

"مطلب وہ آپ تھے؟ کفل.. وہ آپ تھے.. آپ نے مجھے پاگل بنایا " حبہ فوراً اپنے آپ کو چھڑوا کے پیچھے ہوئی

آپ.. آپ مجھے دھوکا دے رہے تھے " اسکی آنکھوں میں آنسو تھے جنہیں بے دردی سے وہ اپنے اندر دھکیل رہی تھی

"حبہ بیٹھو... میں سمجھاتا ہوں تمہیں.. " کفل نے صلح جو انداز میں کہا

"کچھ بھی نہیں سننا مجھے، میرے جذباتوں کے ساتھ کھیلتے رہے " حبہ رونے لگی

"یہاں بیٹھو، اور بات سنو میری " کفل نے اسے صوفہ پہ بیٹھایا

"میں بچپن سے جانتا تھا کہ ہم دونوں کی شادی دادو کی خواہش ہے، پر یقین مانو مجھے تم اچھی نہیں لگتی تھی، مجھے تم ایک پاگل سی لڑکی تھی جو کسی کے ساتھ بھی کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے کو تیار ہو جاتی تھی اور میں ایک پریکٹیکل بندہ، تمہارا اور میرا کوئی جوڑ نہیں تھا، پر میں غلط تھا، مجھے اس بات کا احساس تب ہوا جب میں سب سے دور جا بیٹھا، وہاں جا کے گزرتے دنوں نے احساس دلایا کہ تم بہت ضروری ہو میرے لئے اور میں کافی وقت سے تمہارے لئے اپنی محبت کو جھٹلاتا رہا لیکن تمہاری محبت کافی منہ زور واقع ہوئی اور میں چاروں شانے چت ہو گیا، اور جب میں واپس آیا تو تمہارے رویے سے اور باتوں سے پتا چلا کہ تمہارے خیالات میرے بارے میں بالکل بھی نیک نہیں ہیں، میں چاہتا تو تمہاری غلط فہمی دور کر سکتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ ایسے خط لکھ کے تمہیں اپنی محبت کا احساس دلاؤں کیونکہ یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہوتی ہے کہ جس سے آپ محبت کرو وہ بے رخی دکھائے، پھر میں نے خط لکھا اور تمہیں ذرا شک نہ ہوا کہ وہ میں ہوں کیونکہ تم مجھے کھڑوس اور بد لحاظ آدمی سمجھتی تھی تو میں نے تمہیں تنگ کرنے کا ارادہ کر لیا اور انہی خطوط کے ذریعے تمہیں شادی کیلئے منایا یعنی انجان آدمی بن کے، اب مجھے بھی مزہ آنے لگا تھا اس کھیل میں، میری گھڑی بھی تمہارے بیگ میں گر گئی اور تم اس گھڑی کو بھی نی پہچان پائی، جب شادی کا وقت قریب تھا اور تم اس انجان آدمی کے انتظار میں تھی تو مجھے تمہارا دل توڑنا پڑا، حالانکہ میں تمہیں اسی وقت بتا سکتا تھا سب، لیکن تمہیں یہ آج ہی بتانا تھا تو بس پھر ایک خط لکھ دیا، چاہتا تو وہ خط بھی نہ لکھتا لیکن ڈر تھا کہ تم شادی سے انکار نہ کر دو

اور آج یہ خط میں نے یہاں رکھا تھا کہ تم سمجھ جاؤ کہ وہ انجان آدمی کوئی اور نہیں بلکہ میں یعنی ذوالکفل ہوں اسی لئے تمہیں پہلے روم میں بھجوا دیا اور خود بعد میں آیا کیونکہ میں تمہارے سامنے اسی انداز میں آنا چاہتا تھا،

اب تم بتاؤ میں کہاں غلط تھا؟ "

کفل نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر ساری بات بتادی
"مگر آپ یہ ساری بات پہلے بھی بتا سکتے تھے" حبه ابھی تک آنسو بہا رہی تھی
"ضرور بتا دیتا، لیکن تم سے بدلہ بھی تو لینا تھا نہ جو ہر وقت کھڑوس کھڑوس لگی رہتی تھی" کفل نے شرارت سے
کہا

"آپ ہیں مہی کھڑوس" حبه نے غصے سے گھورا اور ہاتھ چھڑوا کے اٹھنے لگی
"بیٹھو.. کفل نے زور سے اسے دوبارہ صوفے پہ بیٹھایا

"طریقہ بے شک غلط تھا لیکن ارادہ غلط نہیں تھا میرا، معاف کر دو مجھے"
کفل نے نرمی سے کہا

آپکا طریقہ غلط نہیں بہت غلط تھا" حبه نے منہ پھیلایا

"ایک شرط پہ معاف کروں گی اگر مجھ سے ویسی ہی محبت کریں گے جیسی خط میں ظاہر کرتے تھے" اس نے
اتر اتے ہوئے کہا

مجھے یہ سزا دل و جاں سے قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے" کفل نے سیدھا ہاتھ سینے پہ رکھ کے سر کو تھوڑا خم
دے کے ہنستے ہوئے کہا اور حبه خوش تھی کہ اسے اپنی محبت اپنی خوشی کفل کی صورت مل گئی تھی وہ اس کے
سینے سے لگی خوشی کے آنسو بہا رہی تھی.... اور کفل یہ سب انجوائے کر رہا تھا.... آخر اسکی محبت اسے مل گئی
تھی اور اسکی محنت زائع نہیں ہوئی تھی....

----- ختم شد -----

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com